عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۲۶/ربیع الثانی تا ۲/جمادی الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۷/جون تا ۳/جولائی ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۵

ناموس رسالت کے تقاضے

اللہ کے باغی کون؟

نعمت اسلام کی قدر و قیمت

ص و للّٰہیت اور اکابر دیوبند

دعا کا مقام اور اس کی عظمت

کامیابی کا معیار

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.or
www.khatm-e-nubuwwat.co

انسانی اعضاء کی حرمت:

س:...... میں ایم بی بی ایس کے سال آخر کی طالبہ ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہماری جو نگراں ہیں وہ ہم طلباء کے ساتھ مل کر اعضاء کی پیوندکاری کرنا چاہتی ہیں۔ اس سوال پر کہ آیا اگر کوئی ہم سے کہے کہ ہم مرنے کے بعد اپنے جسم کا کوئی عضو کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانے کے لئے دے دیں تو ہمارا کیا ردعمل ہوگا؟ ان کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ اسلامی نقطہ نظر سے اس بات کو غلط سمجھتے ہیں لیکن سعودی عرب بھی ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں شاید ۷ یا ۸ سال سے اعضاء کی تبدیلی کا آپریشن ہو رہا ہے۔ میری کچھ اور دوستوں کا کہنا یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک انسان کی جان بچانا ساری انسانیت کی جان بچانا ہے۔ اس لئے اگر ہم ڈونر کارڈ یعنی مرنے کے بعد اپنے اعضاء کسی کو دینے کی وصیت کا کارڈ بھر دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میرا اپنا اس بارے میں یہ خیال ہے کہ اس طرح کرنا مردے کی بے حرمتی ہے اور یہ اسلام میں جائز نہیں۔ اب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ فرمائیے کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ برائے کرم آپ اپنے دلائل ثبوت کے ساتھ دیجئے گا تاکہ مجھے آپ کا موقف دوسروں تک پہنچانے اور سمجھانے میں آسانی رہے۔

ج:...... اس مسئلہ میں آپ کا موقف صحیح ہے اور آپ کی رفیقاؤں کا موقف غلط ہے۔ اس سلسلہ میں چند باتیں ذہن میں رکھی جائیں:

۱:...... آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے ایسی وصیت کر جائے کہ اس کے جسم کے اجزا نکال کر کسی ضرورت مند کے بدن میں لگا دیئے جائیں تب تو اس کے بدن کے اجزا نکالے جاتے ہیں ورنہ نہیں، گویا یہ اصول تسلیم کر لیا گیا ہے کہ مرنے والے کی اجازت کے بغیر اس کے بدن کے اجزا استعمال نہیں کئے جاسکتے۔

۲:...... اب جو لوگ کہ کسی دین و مذہب کے قائل ہی نہیں یا دین و مذہب کے قائل تو ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ مذہب ہماری زندگی کے جائز و ناجائز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، ایسے لوگوں کو تو مذکورہ بالا اجازت نامے کے لئے مذہب سے اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں، لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا ہمارا دین و مذہب اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ اگر مذہب کی طرف سے اجازت ہو تو مذکورہ بالا وصیت جائز ہوگی ورنہ ایسی وصیت غلط اور لغو و باطل ہوگی۔

۳:...... یہ اصول طے ہوا تو اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے اعضاء کا اور اس کے وجود کا مالک بنایا ہے؟ آدمی ذرا بھی غور کرے تو معلوم ہو جائے گا کہ انسان کا وجود اور اس کے اعضاء اس کی ملکیت نہیں بلکہ یہ ایک سرکاری مشین ہے جو اس کے استعمال کے لئے اس کو دی گئی ہے اور سرکاری چیز سمجھ کر اس کی حفاظت و نگرانی بھی اس کے ذمہ لگائی ہے، لہٰذا اس کو ان اعضاء کے تلف کرنے کی اجازت نہیں، نہ فروخت کرنے ہی کی اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو خودکشی کی اجازت نہیں بلکہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص خودکشی کرے وہ تا قیامت اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ پس جب انسان اپنے وجود کا مالک نہیں تو اعضاء کو فروخت بھی نہیں کرسکتا، نہ ہبہ کرسکتا ہے، نہ اس کی وصیت کرسکتا ہے اور اگر ایسی وصیت کر جائے تو یہ وصیت غیر ملک میں ہونے کی وجہ سے باطل ہوگی۔

۴:...... علاوہ ازیں احترام آدمیت کا بھی تقاضا ہے کہ اس کے اعضاء کو "بکاؤ مال" اور استعمال کی چیز نہ بنایا جائے۔ پس اعضاء ہبہ کرنے کی وصیت کرنا احترام آدمیت کے خلاف ہے۔

۵:...... عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد آدمی بے حس ہوتا ہے، یہ خیال بھی صحیح نہیں، وہ صرف ہمارے جہان اور ہمارے مشاہدہ کے اعتبار سے بے حس نظر آتا ہے ورنہ دوسری زندگی کے اعتبار سے اس میں احساس موجود ہے۔ اس بنا پر مردہ کے جسم کی چیر پھاڑ جائز نہیں کہ اس سے مردہ کو بھی ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسی زندہ آدمی کو تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا۔" (مشکوٰۃ)

۶:...... لوگ اپنی زندگی میں نہ آنکھوں کا عطیہ دیتے ہیں، نہ گردوں کا کیونکہ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں اس کو خود ان اعضاء کی ضرورت ہے لیکن مرنے کے بعد کے لئے بڑی فیاضی سے وصیت کر جاتے ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ اس زندگی کو تو زندگی سمجھتے ہیں لیکن مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے، یوں سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اعضاء گل سڑ جائیں گے، خاک میں مل جائیں گے اور ان اعضاء کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہی عقیدہ کفار مکہ کا تھا اور یہی عقیدہ عام کافروں کا ہے۔ جو مسلمان ایسی وصیت کرتے ہیں، وہ بھی انہی کافروں کے عقیدے کے مطابق مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے۔

الغرض اعضائے انسانی کی پیوندکاری جائز نہیں اور ان اعضاء کے ہبہ کی وصیت باطل ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد: ۲۲ ۲۱ ربیع الثانی تا ۲۷ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۲ جون تا ۲۸ جولائی ۲۰۰۳ء شمارہ: ۵

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
کامیابی کا معیار (حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ)	6
نعمت اسلام کی قدر و قیمت (مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)	7
ناموس رسالت کے تقاضے (مولانا محمد اکرم طوفانی)	9
دعا کا مقام اور اس کی عظمت (حضرت مولانا عبدالواحد مدظلہ)	11
اللہ کے باغی کون؟ (مولانا مشتاق احمد انصاری)	15
ارشادات و ملفوظات (مولانا منظور احمد)	15
مسئلہ کشمیر اور قادیانی سازشیں (مولانا نذیر احمد تونسوی)	18
اخلاص و للہیت اور اکابر دیو بند (ابن حافظ عطاء اللہ)	21
اخبار عالم پر ایک نظر	24

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۴۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۳۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۳۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی ۱۵۰ روپے، سالانہ ۳۰۰ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-923 الائیڈ بینک ٹاور برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rahmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی ’ریاست کے حصول کا خیال ترک کردیں

قادیانی شروع سے یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ یہودیوں کی طرح ریشہ دوانیوں میں مصروف رہنا اور آئے دن نت نئی سازشیں کرنا ان کا طریقہ کار ہے۔ سیاسی امور ہوں یا انتظامی‘ ہر جگہ ان کی فتنہ انگیزی کا دائرہ پھیلا ہوا ہے۔ اب بظاہر ان کی کوششیں اس نہج پر جاتی معلوم ہوتی ہیں کہ یہودیوں کی طرح ایک الگ ریاست حاصل کی جائے۔ بعض شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خطہ جس پر وہ اپنی حکومت کے قیام کا خواب دیکھ رہے ہیں وہ کشمیر ہے۔

کشمیر عرصہ دراز سے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا شکار رہا ہے۔ کشمیر کمیٹی کے ذریعہ مرزا بشیر الدین محمود نے کشمیر کے مسلمانوں کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا وہ اظہر من الشمس ہے۔ کشمیر یوں بھی قادیانیوں کے لئے اہم ہے کہ بقول ان کے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔ بھارت اور کشمیر کو ایک دوسرے سے ملانے کا کام گورداس پور انجام دیتا ہے‘ جو قادیانیوں کی سازش کے دوررس نتائج کے طور پر بھارت کا حصہ بنا دیا گیا اور اس طرح بھارت کو کشمیر تک پہنچنے کا زمینی راستہ مل گیا جس کی وجہ سے اس نے نہ صرف یہ کہ کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کیا بلکہ دہشت گردی کی آڑ میں کشمیری مسلمانوں کے خون سے آئے دن ہولی کھیلنے لگا۔ بعض اطلاعات کے مطابق کشمیر کو تین حصوں میں توڑنے کی سازشیں کی جارہی ہیں‘ جن میں سے ایک بڑا حصہ مبینہ طور پر قادیانی حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ وہاں قادیانی اسٹیٹ قائم کی جاسکے بلکہ مستقبل میں قادیان اور دیگر علاقوں کو ملا کر گریٹر اسرائیل کی طرز پر گریٹر قادیان کی تشکیل کے منصوبے بھی بعید از قیاس نہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں اکثریت کے حقوق پامال کرکے ان کی سرزمین کے حصے بخرے کرکے ان حصوں کو اقلیتوں کے زیر حکومت دینے کی جو موجودہ روش دنیا بھر میں چل رہی ہے‘ اس سے قادیانیوں کو یقیناً شہ ملی ہوگی اور وہ اڑے پھر رہے ہوں گے کہ اب انہیں اسرائیل کی طرح ایک خطہ زمین مل جائے گا‘ لیکن مسلمانوں کے جوش وخروش کے سامنے ان کے جذبات بظاہر بودے معلوم ہوتے ہیں۔ کشمیر کی تقسیم کے پلان کی سن گن ملتے ہی مسلمانوں نے اس کے خلاف بھرپور مزاحمت کا اعلان کردیا ہے۔ تقسیم کشمیر کے اس پلان میں قادیانیوں کو نوازنے اور مسلمانان کشمیر کو محروم رکھنے کی کوشش کے بارے میں خطرہ ہے کہ وہ کہیں قادیانیوں ہی کو کشمیر سے محروم نہ کردے۔ مغربی ممالک کی شہ اور منظوری کو سب کچھ سمجھ لینے والے قادیانی اس حقیقت سے آنکھ بند کئے ہوئے ہیں کہ اللہ رب العزت نے ہر مقام اور ہر موقع پر انہیں ذلیل کیا ہے‘ وہ جو کام کرنا چاہتے تھے اس کا بالکل الٹ نتیجہ سامنے آیا۔ قادیانی پاکستان کے قیام کے حق میں نہیں تھے لیکن پاکستان بن گیا۔ قادیانی کشمیر پر اپنا عمل دخل چاہتے تھے حتیٰ کہ انہوں نے وہاں اپنی خود ساختہ حکومت کے قیام کا اعلان بھی کردیا تھا لیکن اللہ رب العزت نے ان کی خود ساختہ حکومت ختم فرماکر وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم فرمائی۔

اب قادیانی نئے سرے سے وہاں اپنی حکومت کے قیام کے خواہاں ہیں لیکن حالات پہلے کی نسبت اب بہت بدل چکے ہیں۔ لوگ قادیانیوں کی دہشت گردی سے بھی واقف ہوچکے ہیں اور عالم اسلام کے خلاف ان کی سازشوں سے بھی اور پاکستان کی سالمیت اور اس کے استحکام کے خلاف قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں بھی ان کی نظر سے مخفی نہیں‘ اس لئے اب وہ ان کی سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ حکومت میں شامل قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اب اپنے گھناؤنے افعال کا دائرہ وسیع نہیں کرسکیں گے‘ مسلمانان پاکستان اب انہیں کسی قیمت پر کھل کھیلنے کا موقع دینے کے لئے تیار نہیں۔ فتنہ قادیانیت کا سدباب اب ہر مسلمان کے دل کی آواز بن چکا ہے۔ اس جدوجہد میں ان کے ساتھ وہ نومسلم بھی شامل ہوچکے ہیں جو کل تک قادیانی ‘تھے لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کے عقائد واعمال دیکھ کر وہ ان سے متنفر ہوگئے اور اب فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے وہ عام مسلمانوں کے شانہ بشانہ جدوجہد کے لئے تیار ہیں اور مدعیان نبوت کے پیروکاروں کے خلاف سنت صدیقیؓ ادا کرنے کے خواہاں ہیں۔ قادیانی جہاں بھی جائیں گے مسلمان ہر جگہ ان کے فتنہ کو فرو کرنے کے لئے ان کے تعاقب میں

جائیں گے۔ اب بھی قادیانیوں کے لئے موقع ہے۔ اس سے پہلے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر ہوں اس سے پہلے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہوجائے قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کرکے مسلمانوں کی صف میں شامل ہوجائیں وگرنہ انہیں کسی مغربی حکومت کی سرپرستی جہنم کی آگ کا ایندھن بننے سے نہیں بچا سکتی۔

اسلامی احکامات کے خلاف گستاخانہ لب ولہجہ

سرکاری بزرجمہروں کی جانب سے اسلام اور اسلامی احکامات کے بارے میں جس قسم کا گستاخانہ لب ولہجہ اختیار کیا جارہا ہے یہ انتہائی خطرناک ہے۔ خدائی اصول یہ ہے کہ گناہگار سے تو نرمی برتی جاتی ہے لیکن باغی کی جلد یا بدیر سرکوبی کی جاتی ہے جیسے قادیانی اللہ اور اس کے رسول کے باغی ہیں تو انہیں ہر موقع پر زک اٹھانا پڑتی ہے اور دنیا کے ہر فورم پر وہ اپنی ذلت ورسوائی کا تماشہ دیکھ چکے ہیں۔ اس کی وجہ ان کا اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہونا اور اسلامی تعلیمات کا تمسخر اڑانا ہے۔ سرکاری بزرجمہروں کی جانب سے اس وقت اسی قادیانی روش کا مظاہرہ کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے یہ خطرہ پیدا ہورہا ہے کہ ملک کہیں خدائی عذاب کی لپیٹ میں نہ آجائے اور پوری قوم کو اس کا خمیازہ نہ بھگتنا پڑجائے۔ مسلمانان پاکستان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس روش سے بیزاری کا اظہار کریں اور توبہ واستغفار کو اپنائیں تاکہ وہ اللہ کے عذاب کا نشانہ بننے سے محفوظ رہ سکیں۔ جو لوگ اس روش کا مظاہرہ کررہے ہیں وہ نادانستگی میں قادیانیوں کی راہ پر چل رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ اس سے توبہ کریں۔ اقتدار آنی جانی چیز ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت اور قادیانیوں سے نفرت سرمایہ ایمان ہے اور مرنے کے بعد اقتدار نہیں بلکہ ایمان کام دے گا۔ قبر میں کوئی قادیانی کسی کی امداد کے لئے نہیں آئے گا۔ وہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی نحوست نہیں بلکہ محمد رسول اللہ کی نبوت پر ایمان کام آئے گا اور وہاں اسلامی احکامات کو ماننا مدار نجات ٹھہرے گا۔ اس لئے فرعون ہامان ابوجہل اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بجائے صدیق فاروق عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پیروی کی عادت ڈالئے اور اسلامی احکامات کی اسی طرح بے چوں وچرا تنفیذ کیجئے جس طرح ان خلفائے راشدین نے کی اور آخری درجہ میں یہ کہ اگر آپ ان پر عمل نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم احکامات الٰہیہ کا مذاق نہ اڑایئے بلکہ صدق دل سے ان پر ایمان رکھتے ہوئے اللہ اور قوم کے سامنے عرض کردیجئے کہ یہ احکامات بالکل درست ہیں لیکن میں اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان پر عمل نہیں کرتا۔ قوم کو عذاب کا ایندھن بنانے کے بجائے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنا شاید آپ کے جرم کی شدت کو کم کرسکے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کرام کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کردیئے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے بوجہ ہوشربا گرانی کاغذ ڈاک خرچ رسالہ کی قیمت میں اضافہ کیا جاچکا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون : ۳۵۰ روپے ہے آئندہ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور فرمائیں۔ شکریہ (ادارہ)

کامیابی کا معیار

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

انسان اس کا مکلف ہے کہ وہ اپنی قدرت' اپنے علم' اپنے فہم' اپنی صلاحیت اور اپنی صوابدید کے مطابق قدم اٹھائے۔ انسان کی مسئولیت یہی ہے۔ کامیابی و ناکامی اس کے اختیار سے بالاتر ہے۔ کہا جاتا ہے: "السعی منی والاتمام من اللہ" (کوشش کرنا میرا فرض ہے' باقی تکمیل تک پہنچانا یہ حق تعالیٰ کا کام ہے)۔

نتیجہ ہمیشہ حق تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے' اس کی تکوینی مصلحت وحکمت کا جو تقاضا ہوگا' وہی ہوگا' اختیار تمام تر اللہ تعالیٰ کا ہے۔ نیز انسان اس کا مکلف ہے کہ جو کام کرے' وہ اخلاص سے کرے' یعنی پہلے یہ سوچ لے کہ حق تعالیٰ کی مرضی کیا ہے؟ مقصد رضائے الٰہی ہو' نفسانی خواہش نہ ہو' یہ مرحلہ بہت باریک اور بہت مشکل ہے' پہلے تو نفسانی مکائد کی وجہ سے اور شیطانی وسائس اور وساوس کی وجہ سے نفسانی خواہشات کا تجزیہ کرنا ہی بہت مشکل ہے ''کارے دارد'' کسی مقصد کا ایسا تجزیہ کرنا کہ رضائے الٰہی کتنی ہے اور نفس کی خواہش کتنی ہے؟ آسان نہیں' پھر نفسانی خواہش کو یک قلم چھوڑ کر حق تعالیٰ کی خوشنودی ہی منزل مقصود ہو' بڑا کٹھن مرحلہ ہے' بسا اوقات مقصد صحیح ہوتا ہے' عمل درست ہوتا ہے' لیکن نیت صحیح نہیں ہوتا بلکہ نفس کا کھوٹ اور دنیا کا کوئی مقصد اس میں شامل ہوجاتا ہے' جس سے وہ سارا عمل بے کار ہوجاتا ہے۔ شیطان لعین جو انسان کا عدو مبین ہے' اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اگر وہ نیک کام نہیں چھڑا سکتا تو کم از کم اس کو دنیا کی کسی غایت و غرض سے ملوث کردیتا ہے اور آدمی: "یحسبون انھم یحسنون صنعا" (یعنی وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم تو اچھا کام کرتے ہیں) کا مصداق بن جاتا ہے اور اس طرح وہ صحیح مقصد اور صحیح عمل کی برکات سے محروم ہوجاتا ہے۔ بہر حال پہلے یہ سوچنا کہ کام صحیح بھی ہے یا نہیں؟ پھر اس میں صحیح قدم رکھنا دنیا کی کسی وجاہت وعزت' حب جاہ یا حب مال کا ذریعہ تو نہیں۔ ان مراحل سے گزرنا بے حد مشکل ہے' یہ محض توفیق الٰہی سے نصیب ہوتا ہے' اس کی دینی تدابیر یہ ہیں کہ انسان بارگاہ ربوبیت میں نہایت عاجزانہ انداز سے التجا کرے اور والہانہ دعائیں کرتا رہے' ارباب عقل و تجربہ اور صالحین سے مشورے کرے' استخارہ کرے۔ غرض پھونک پھونک کر قدم رکھے اور پھر بھی یہ خطرہ پیش نظر رہے کہ ممکن ہے میری رائے' میرا عمل صحیح نہ ہو' تب جاکر کہیں مسئولیت کا حق ادا ہوگا۔ بہر حال اس مرحلے پر پہنچ کر اس کا فرض ادا ہوگیا۔ آگے یہ ضروری نہیں کہ وہ کام تکمیل تک پہنچ بھی جائے' یہ کام حق تعالیٰ جل شانہ کا ہے۔

اس دنیا میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے' ان کے تقدس واخلاص اور ان کے فضائل وکمالات کا کیا کہنا' انسانیت کی انتہائی معراج کمال' خدا پرستی کا انتہائی عروج' خداترسی کی سب سے بڑی بلندی' یہ ادنیٰ سے ادنیٰ نبوت کا خاصہ ہے (ولیس منھم دنی) اس کی رہنمائی اور اس کی توفیق کا سلسلہ حق تعالیٰ سے براہ راست بلا واسطہ قائم ہوتا "وما رمیت اذ رمی" کے منصب سے ان کو سرفراز کیا جاتا ہے' کوئی قدم بھی منشائے الٰہی کے خلاف نہیں اٹھ سکتا' جس کو ہم ظاہر میں غلط سمجھیں' وہ بھی حق تعالیٰ کے تکوینی نظام کا عین مقتضی ہوتا ہے' اگر کوئی ظاہری عتاب بھی ہوتا ہے تو وہ بھی کسی منشاء الٰہی کو پورا کرتا ہے۔ بہرحال وہ نفس کی خواہشات سے بالاتر ہوکر معصومیت کی معراج پر پہنچ چکا ہوتا ہے: "فبی یبصرو بی یسمع" (وہ میرے دکھائے دیکھتا ہے اور میرے سنائے سنتا ہے) کے مقامات طے کرتا ہے۔

امت محمدیہ کے اولیاء اللہ کو یہ کمال جب حاصل ہوجاتا ہے تو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے مراتب کمال کا کیا ٹھکانا ہے؟ لیکن ان تمام کمالات کے باوجود دنیا میں جس مقصد کے لئے وہ مبعوث ہوتے ہیں' اس میں کوئی کامیاب ہوتا ہے اور کوئی بظاہر کامیاب دکھائی نہیں دیتا' لیکن ان میں جو بظاہر ناکام نظر آتے ہیں' درحقیقت وہ بھی کامیاب ہی ہیں' اس لئے کہ انہوں نے اپنی مسئولیت پوری کردی' مقصود رضائے الٰہی تھی' وہ حاصل ہوگئی۔

☆☆..........☆☆

نعمت اسلام کی قدر و قیمت

واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخواناً وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله لكم آيته لعلكم تهتدون O

"اور سب مل کر خدا کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا نے تم کو اس سے بچا لیا، اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔" (آل عمران:۱۰۳)

آیت کریمہ میں عظیم نعمت کا ذکر:

یہ آیت کریمہ ہر وقت ہماری نگاہوں کے سامنے اور ہمارے دلوں پر نقش رہنی چاہئے، اس آیت میں اس عظیم نعمت کا ذکر ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ کو سرفراز فرمایا ہے۔

ہم سب جاہلیت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے، نہ توحید و نبوت سے واقف تھے، نہ حشر و نشر کی خبر تھی، اخلاقی قدروں سے یکسر ناآشنا، اور صحیح مذہبی تعلیمات سے قطعاً بے بہرہ تھے، اوہام و خرافات میں گرفتار تھے، ظالم و جابر حکومتوں کے جور و استبداد کا شکار تھے، انسانیت ہر طرف پامال ہورہی تھی۔

ایک طرف مطلق العنان حکمراں، دوسری طرف علم و مذہب کے اجارہ دار علماء معبود بنے بیٹھے تھے، عوام ان کی پرستش، اور اندھی اطاعت پر مجبور تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

"انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو (باعتبار طاعت کے) رب بنا رکھا ہے۔" (سورۂ توبہ:۳۱)

اسلام آیا اور اس کی ضیاپاشیوں نے روئے زمین کے گوشہ گوشہ کو منور کیا، اسلام کی نعمت ساری انسانیت کے لئے عام تھی، وہ اس بارش کی طرح تھی جو سپید و سیاہ اور بندہ و آقا کے درمیان امتیاز نہیں کرتی، وہ تو بادل تھا، جو پست و بلند، گلشن و صحرا سب کو سیراب کرگیا، اور حق تو یہ تھا کہ اسے عربی شاعر کے اس قول سے مخاطب کیا جائے:

فاذهب كما ذهبت غوادي مذنة
اثنى عليها السهل والأوعار

ایک فارسی شاعر کا قول ہے، جو زیادہ بلیغ ہے:

پر تو مہر بویرانہ و آباد یکیست
حسن چوں تیغ کشد و بندہ و آزاد یکیست

اس نعمت سے عظیم تر کوئی نعمت نہیں، یہاں تک کہ زندگی بھی جو ہزار لذت و سرور کا سرچشمہ ہے، اگر اسلام، توحید خالص اور ایمان کی نعمت نہ ہوتی، تو یہ زندگی ایک عذاب مسلسل ہوتی، اور اس کی حیثیت جہنم تک پہنچنے کے لئے ایک پل سے زیادہ نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت سے ہمیں نوازا، اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور اس نعمت کے حصول میں ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ کی بعثت و رسالت اور دعوت و جہاد کا ناقابل فراموش احسان ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے:

"واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء" اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے: "فالف بين قلوبكم" اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل ملا دیئے: "فاصبحتم بنعمته اخواناً" تم اللہ تعالیٰ کے احسان و فضل سے بھائی بھائی بن گئے، بتاؤ کہاں

اس طرح بڑا اور چھوٹا' امیر اور غریب' صدر اور عام شہری کاندھے سے کاندھا ملا کر بیٹھتا ہے؟ یہ کوئی جگہ دنیا میں ایسی کہ جہاں محمود و ایاز کی تفریق نہ ہو؟ جب مسجد میں گئے سب ایک ہوگئے تو "فاصبحتم بنعمتہ اخوانا".

آج تاریخ میں ان جھگڑوں کا پورا ریکارڈ نہیں ہے' جو جھگڑے پہلے دنیا میں پائے جاتے تھے' نسل کے جھگڑے' رنگ کے جھگڑے' بڑے چھوٹے کے جھگڑے' طبقات کے جھگڑے' امیر و غریب کے جھگڑے' زمیندار اور کسان کے جھگڑے' زبانوں کے جھگڑے' تمدنوں کے جھگڑے' یہ سارے جھگڑے دنیا میں تھے اور ایک دوسرے کا خون بہایا جارہا تھا: "فاصبحتم بنعمتہ اخوانا"۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا" (تم جہنم کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے)' اللہ تعالیٰ نے تم کو صاف بچالیا' اللہ تعالیٰ کا احسان ہے' اگر یہ دین نہ آتا' اگر اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو مبعوث نہ فرماتے' خدا کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو ہمارے جہنم کے گڑھے میں پھاند پڑنے' کود پڑنے' جست لگانے میں کوئی کسر باقی نہیں تھی۔

آج آپ دیکھئے دنیا میں کیسے بڑے بڑے فلاسفر' بڑے بڑے دانشور' کیسے بڑے بڑے اسکالرز' حکومتوں کے کیسے کیسے سربراہ' اسلام کے جیسی عام فہم سمجھ میں آنے والی چیز کے سمجھنے سے محروم ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو اور آپ کو اسلام کی دولت نصیب فرمائی' اس اسلام کے مقابلے میں کسی متوازی چیز کے فلسفہ' کسی تحریک' قومیت کے کسی نعرہ' کسی عصبیت کی دعوت کا اثر نہیں پڑنا چاہئے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے: "ثلاث من جمعھن فقد استکمل الایمان" تین باتیں ہیں' اگر کسی شخص نے ان کو جمع کرلیا تو اس کا ایمان مکمل ہوگیا' "ان یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما" ایک یہ کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزدیک ماسوائے اللہ سے زیادہ محبوب ہوں' اللہ و رسول کے علاوہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں' سب سے زیادہ اللہ اور رسول اللہ محبوب ہوں اور ایک یہ کہ "وان یکرہ ان یعود الی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار" اس خیال سے کہ وہ کفر کی طرف واپس جاسکتا ہے' اس کو ایسی تکلیف محسوس ہو' ایسی وحشت محسوس ہو جیسے کسی کو آگ میں پھینک دیئے جانے سے محسوس ہوتی ہے' بالکل طبعی و جسمانی طریقہ پر' وہ اگر خواب میں دیکھ لے کہ وہ کوئی کفر کا کام کررہا ہے' اسلام کو نقصان پہنچانے والا کوئی کام کررہا ہے' وہ کسی سازش کا شکار ہوگیا ہے' وہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کسی اور جھنڈے کے نیچے جارہا ہے تو اس کی چیخ نکل جائے' سارے گھر کے لوگ جمع ہوجائیں اور کہیں خیریت ہے؟ آپ نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا؟ تو وہ کہے کہ ڈراؤنا خواب کیا چیز ہے؟ میں نے ایسا برا خواب دیکھا ہے کہ اللہ پھر کبھی نہ دکھائے' میں نے دیکھا کہ میرے گھر میں کفر کی پرچھائیں آرہی ہیں' کفر کا سایہ آرہا ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی نعمت:

ہم کو اس کا احساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو کیا دولت عطا فرمائی ہے' کلمہ نصیب ہونا' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح طور پر ایمان اور توحید کی دولت نصیب ہونا' یہ دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے' ہفت اقلیم کی سلطنت کلمہ شہادت پر قربان کردینے کے قابل ہے' ایمان کی قیمت یہ ہے کہ اگر ساری دنیا کی سلطنت ایک طرف رکھی جائے اور مسلمان سے کہا جائے کہ یہ سلطنت تم کو مل سکتی ہے؟ لیکن ایمان سے محروم ہونا پڑے گا تو اس کی چیخ نکل جائے' وہ یک لخت بے ہوش ہوجائے کہ مجھ سے کیا گناہ ہوا تھا کہ یہ کہا جارہا ہے کہ تم کو سلطنت دی جائے گی' ایمان لیا جائے گا؟

اس لئے کہ ہر طرف ناکہ بندی ہے' ساری راہیں مسدود اور سارے دریچے بند ہیں' صرف اسلام کا راستہ ہے اور صرف ایک دریچہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کھول رکھا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان الدین عند اللہ الاسلام". (آل عمران:۱۹)

ترجمہ: "بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے"۔

امت اسلامیہ کے اندر جب تک اس حقیقت کا عرفان رہے گا اور جب تک اس اصول کو وہ مضبوطی سے تھامے رہے گی' بے راہ نہیں ہوسکتی' اور نہ مصائب و مشکلات کا شکار ہوسکتی ہے۔

☆☆..........☆☆

ناموس رسالت کے تقاضے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مقدس جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے جو نایاب نقوش چھوڑے ہیں' وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے نہ صرف مشعل راہ بلکہ عبرت آموز بھی ہیں۔ یہ سو فیصد ٹھیک ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی دور ہو چکے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بعد حضورؐ سے دوری کا چودہ سو سال کا سفر طے کر چکے ہیں۔ لہٰذا صحابہ کرام کی طرح حضورؐ سے محبت کا مظاہرہ اور حضور ﷺ کے ارشادات و افعال کو ترجیحی بنیادوں پر اختیار کرنا تو یقیناً ہمارے بس کی بات نہیں ہے اور امید ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پُرفتن دور میں ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرمائیں گے' لیکن ہم سب مسلمانوں کو' جس سیٹ پر بھی ہم براجمان ہیں' مذہبی سیٹ ہو یا حکمرانی کی سیٹ' سویلین سیٹ ہو یا فوجی سیٹ ہو' اس اعزاز کو ہر حال میں ہر جگہ مدنظر رکھنا ہوگا کہ ہمارے اور آپ کے آقا حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی کا جو مقام ہے' جو منصب ہے یا جو ناموس رسالت کے تقاضے ہیں' قرآن و حدیث کی روشنی میں اس قدر واضح اور قابل حجت ہیں کہ ہم ان کو نظر انداز کر کے کم از کم اپنے اسلامی تشخص کو بحال نہ رکھ سکیں گے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی طرف منسوب کتاب ملفوظات حضرت انور شاہ کشمیریؒ میں حضرت نے علامہ ابن تیمیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ "لولم یظہر محمد ابن عبداللہ لبطلت نبوۃ سائر الانبیاء (الانبیاء) اگر حضور ﷺ کا ظہور نہ ہوتا تو تمام نبیوں کی نبوت باطل ہو جاتی۔ اس سے آپ حضورؐ کی عزت و ناموس اور تقدس کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اسی کو اللہ نے یوں فرمایا: "بل جاء بالحق وصدق المرسلین" آپ کا آنا اس قدر حق ٹھہرا کہ آپؐ نے پہلے تمام آنے والے انبیاء کی تصدیق کر دی تھی' گویا کہ پہلے نبیوں کی صداقت پر

مولانا محمد اکرم طوفانی

مہر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کی آمد کی مہر تھی۔ تو اسی لئے ہم تمام مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ ہم مسلمانوں نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کے حوالے سے اگر کسی قدر بھی بات کرنا چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قادیانیت و مرزائیت کے دجل سے آگاہ نہ کیا تو پھر صاف بات ہے کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت حاصل کرنے کا اور حضور ﷺ سے محبت کا حق ادا کرنے میں ایسی سستی و کاہلی کا مظاہرہ کیا جو ناقابل تلافی جرم ہوگا' بلکہ ہماری ملی غیرت اور حمیت کو بھی لے ڈوبے گا' جس کا ازالہ کبھی نہ ہو سکے گا۔ خصوصاً جبکہ ہر قادیانی /مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کے تعارف اور اپنے دجل و فریب کی اشاعت میں مصروف ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ ایک آدمی اپنے وعظ سے دو صد آدمیوں کو نمازی بناتا ہے' یہ مستحسن فعل ہے' اس کا فائدہ بھی ہے لیکن ایک قادیانی سادہ لوح مسلمان کو' دین سے ناواقف نوجوان کو اپنی چکنی چپڑی باتوں سے مرتد بنا دیتا ہے اور اس کو دامن مصطفیٰ سے دور لے جا کر کفر و نفاق کے عمیق گڑھوں میں پھینک دیتا ہے' تو اس ایک مسلمان کے مرتد ہونے کا نقصان دو صد مسلمانوں کو نمازی بنانے کے فائدے سے زیادہ ہے کہ یہ ایک مستقل نسل قیامت تک کفر کی آغوش میں پیدا ہوگی' جس کی ذمہ داری ہم تمام مسلمانوں پر عائد ہوگی۔ سینکڑوں نوجوان مسلمان ایسے ہیں جو سرے سے قادیانیت اور مرزائیت کی دجالی چالوں سے بے خبر ہیں بلکہ ان سے میل جول رکھتے ہیں اور وہ اس سے بھی بے خبر ہوتے ہیں کہ ختم نبوت کا معنی کیا ہے اور ختم نبوت کے تقاضے کیا ہیں' یہی وجہ ہے کہ خواجہ خواجگان مرشد عالم حضرت خواجہ خان محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانقاہ سراجیہ والے ارشاد فرماتے ہیں کہ اس وقت

حضورﷺ کو روضہ اطہر میں جس قدر تشویش فتنہ قادیانیت سے ہے' اس قدر کسی اور فتنے سے نہیں ہے' بے شک فتنہ جو بھی ہو وہ اپنی جگہ پر قبیح اور مکروہ ہے' اس کی تردید ضروری ہے' لیکن ناموس حضورﷺ کی حفاظت اور اس کے تقدس کو باقی رکھنا یہ ایک ایسا فریضہ ہے کہ دین کی تمام عمارت اس پر موقوف ہے۔ اگر قادیانی اس جعلی انداز میں جس طرح ملک وملت کے بہی خواہوں کو دھوکہ دے کر ان میں گھسے ہوئے ہیں اور مسلمانوں سے تعلقات استوار کیے ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے توجہ نہ دی اور اس اہم ترین فریضہ سے غفلت کا مظاہرہ کیا تو اس کا انجام بدترین ہوگا اور ہم میں سے ہر ایک شخص اس کا ذمہ دار ہوگا' خواہ وہ کسی منصب پر ہو' کسی عہدہ پر ہو مذہبی ہو یا دنیاوی ہو۔ حضورﷺ کی یہ تشویش اس سے بڑھ رہی ہے کہ ہم مسلمانوں میں تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر توجہ کم کیا بلکہ سرے سے ختم ہوگئی ہے۔ میرا چیلنج ہے ہر مسلمان کو کہ وہ میرے ساتھ کسی بھی کالج' یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑا ہو جائے اور صرف ایک سوال ہم ہر ایک اسٹوڈنٹ سے کریں گے کہ ختم نبوت کے معنی کیا ہیں اور مرزائیت کس دجل کا نام ہے؟ ایک صد میں سے دس نے بھی بتلا دیا تو میں ہر دس صحیح جواب دینے والوں کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام کے دیتا رہوں گا۔ آخر یہ غفلت' یہ عدم واقفیت' یہ عدم توجہ کس طرف نشاندہی کر رہی ہیں؟ یہ صاف ظاہر ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے منصب پر حق مصطفیﷺ ادا کرنے میں کوتاہی کا مظاہرہ کر رہا ہے' الا ماشاء اللہ' اور یہ ہمارا ایک ایسا جرم ہے جس کی پاداش میں ہم مسلمان دنیا بھر میں ذلت کی طرف رواں دواں ہیں۔ حضورﷺ کی ناموس اور تقدس کو دنیا کی ہر عبادت اور ہر عمل پر ترجیح دینا' یہ تو اس صورت میں بھی واجب ہے کہ جب حضورﷺ سے لے کر اب تک اگر کوئی جھوٹا نبی نہ بھی آتا اور دنیا میں ہر طرف صرف اور صرف محمد رسول اللہﷺ کی ہی ذات پاک کی رسالت کا چرچا ہوتا' نہ کوئی دجال ہوتا' نہ کوئی جھوٹا مسیح اور مہدی ہوتا' اس کے باوجود شریعت کا مطالبہ ہے کہ مسلمان کسی بھی صورت میں حضورﷺ کی شان اور تقدس کو نظر انداز نہ کریں۔ ناظرین! ہم پر یہ فریضہ اس وقت کئی گنا زیادہ عائد ہو جاتا ہے جبکہ آپﷺ کے مقابلے میں ایک جھوٹی اور دجالی نبوت کا پرچار کیا جا رہا ہو اور جھوٹی اور دجالی نبوت کا ہر پیروکار سیٹ پر بیٹھ کر جھوٹی نبوت کا پرچار کر کے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ زن ہے' اس لئے یہاں تقابل ہو جاتا ہے کہ جب جھوٹا ہر حال میں جھوٹے کا تذکرہ کرتا ہے تو پھر ہم جو ایک ایسے بے مثال نبیؐ کے امتی ہیں' ہم ایسے بے نظیر پیغمبرﷺ کے نام لیوا ہیں جن کی عدم آمد سے ہی روحانیت کا سارا نظام تہ وبالا ہو جاتا' آپ کا تذکرہ' آپؐ کے ناموس کی حفاظت کی ذمہ داری' آپؐ کی آمد کے بعد ہم پر کس قدر ضروری ہو جاتی ہے؟ قادیانی' مرزائی اپنے دجل سے' فریب سے' جعلی اخلاق سے' جعلی حیثیت سے' جھوٹے نبی کی نبوت کو ہر رنگ میں پیش کر رہا ہے تو پھر آپ اور مجھ جیسے نام نہاد عاشق رسولﷺ پر یہ ضروری کیوں نہیں کہ ہم ان مکار اور دجال لوگوں کے مکروفریب سے امت اور بھولے بھالے مسلمانوں کو آگاہ کریں؟ اور اس کی اہمیت کو واضح کریں' خصوصاً نوجوانوں کے ایمان بچانے کے لئے مہینہ میں چار دفعہ نہیں تو ایک ہی دفعہ ہمارے خطباء حضرات ایک جمعہ میں صرف دس منٹ خطبہ شروع کرنے سے پہلے بتادیں کہ مسلمانو! نوجوانو! یہ فتنوں کا دور ہے اور قادیانی فتنہ مسلمانوں کو مرتد بنانے میں ہمہ تن مصروف ہے' تم لوگ ضرور اس قدر ذہن میں رکھو کہ ہمارے آقا حضورﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے' آپﷺ کے بعد حضورﷺ کی امت میں پیدا ہو کر کوئی نئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو مرتد' بے ایمان اور کافر ہوگا' قادیانی/ مرزائی اس لئے کافر ہیں کہ ان دجالوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی نبی' مہدی اور مسیح موعود سمجھ لیا ہے اور جو شخص کسی بھی کافر کو نبی' مسیح موعود اور مہدی مانے گا' وہ از خود کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں عہدوں کے لئے مسلمان اور نیک بندہ' ولی' غوث کی طرح ہونا ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو ولی ہے اور نہ غوث ہے بلکہ تاریخ کا بدترین کافر ہے' وہ کیسے مہدی' مسیح ہو سکتا ہے اور خصوصاً حضورﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو اچھا اور نیک انسان ماننا بھی کفر ہے' چہ جائیکہ اس کو نبی' مہدی مانا جائے' اس طرح ہر مہینہ میں نوجوان مسلمان اور سادہ لوح لوگوں کو علم ہوتا رہے گا کہ قادیانی کیوں کافر ہیں؟ اور یہ احمدی کیوں نہیں کہلائے جا سکتے؟ پھر مسلمان نوجوان آگاہ ہوتا رہے گا اور محدث اگر مہینہ میں حدیث پڑھاتے وقت کسی نہ کسی پہلو سے اس مسئلہ کو اجاگر کرتے رہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کافی حد تک تلافی ہوتی رہے گی۔ کاش کہ ہمارے خطباء حضرات اور محدث اس مسئلہ کی طرف توجہ فرماتے!

☆☆.........☆☆

دعا کا مقام اور اس کی عظمت

حضرت مولانا عبدالواحد مدظلہ

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عین عبادت ہے'' اس کے بعد آپ نے سند کے طور پر یہ آیت پڑھی: ''وقال ربکم ادعونی الخ'' (تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور مانگو میں قبول کروں گا اور تم کو دوں گا' جو میری عبادت سے متکبرانہ روگردانی کریں گے ان کو ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں جانا ہوگا)۔'' (رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

اصل میں حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عین عبادت ہے'' غالباً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشا یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بندے جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری محنتیں اور کوششیں کرتے ہیں' اسی طرح کی ایک کوشش دعا بھی ہے' جو اگر قبول ہوگئی تو بندہ کامیاب ہوگیا اور اس کو کوشش کا پھل مل گیا' اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش بھی رائیگاں گئی' بلکہ دعا کی ایک مخصوص نوعیت ہے اور وہ یہ کہ وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذات خود عبادت ہے اور عین عبادت ہے اور اس پہلو سے وہ بندے کا ایک مقدس عمل ہے جس کا پھل اس کو آخرت میں ضرور ملے گا۔

جو آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سند کے طور پر تلاوت فرمائی' اس سے یہ بات صراحتاً معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا عین عبادت ہے۔ آگے درج ہونے والی حدیث میں دعا کو عبادت کا مغز اور جوہر فرمایا گیا ہے۔

دعا: عبادت کا مغز:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔'' (رواہ الترمذی)

عبادت کی حقیقت ہے اللہ کے حضور میں خضوع و تذلل اور اپنی بندگی و محتاجی کا مظاہرہ اور دعا کا جزو کل اور اول و آخر اور ظاہر و باطن یہی ہے' اس لئے دعا بلاشبہ عبادت کا مغز اور جوہر ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے یہاں کوئی چیز اور کوئی عمل دعا سے زیادہ عزیز نہیں۔'' (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

اللہ کی رحمت کھینچنے کا ذریعہ:

جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور عبادت ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اسی میں ہے۔

عافیت کی دعا اللہ کو محبوب ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا' اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے' اور اللہ تعالیٰ کو سوالوں اور دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ اس سے عافیت کی دعا کریں' یعنی کوئی دعا اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں۔ (رواہ الترمذی)

عافیت کا مطالب ہے تمام دنیوی و اخروی اور ظاہری و باطنی آفات اور بلیات سے سلامتی اور تحفظ' تو جو شخص اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگتا ہے' وہ برملا اس بات کا اعتراف اور اظہار کرتا ہے کہ اللہ کی حفاظت اور کرم کے بغیر وہ زندہ سلامت بھی نہیں رہ سکتا اور کسی چھوٹی یا بڑی مصیبت اور تکلیف سے بھی اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔ پس ایسی دعا اپنی کامل عاجزی و بے بسی اور سراپا محتاجی کا مظاہرہ ہے اور یہی کمال عبدیت ہے۔ اس لئے عافیت کی دعا اللہ تعالیٰ کو سب دعاؤں سے زیادہ محبوب ہے۔

دوسری بات حدیث میں یہ ہے کہ جس کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا یعنی جس کو دعا کی حقیقت نصیب ہوگئی اور اللہ سے مانگنا آ گیا' اس کے لئے رحمت الٰہی کے دروازے کھل گئے' دعا دراصل ان

دعائیہ الفاظ کا نام نہیں جو زبان سے ادا ہوتے ہیں، ان الفاظ کو تو زیادہ سے زیادہ دعا کا لباس یا قالب کہا جاسکتا ہے، دعا کی حقیقت انسان کے قلب اور اس کی روح کی طلب اور تڑپ ہے اور حدیث پاک میں اس کیفیت کے نصیب ہونے ہی کو باب دعا کے کھل جانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور جب بندے کو وہ نصیب ہوجائے تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل ہی جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔

دعا نہ مانگنا، اللہ کی ناراضگی کا ذریعہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔'' (رواہ الترمذی)

دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو، ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑ جاتے ہیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا رحیم و کریم اور بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اسے پیار آتا ہے، اوپر حدیث گزر چکی ہے کہ اللہ کی نگاہ میں بندہ کا سب سے عزیز اور قیمتی عمل دعا اور سوال ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو (یعنی دعا کرو کہ وہ فضل و کرم فرمائے) کیونکہ اللہ کو یہ بات محبوب ہے کہ اس کے بندے اس سے دعا کریں اور مانگیں، اور فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید رکھتے ہوئے) اس بات کا انتظار کرنا کہ وہ بلا اور پریشانی کو اپنے کرم سے دور فرمائے گا، اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے (کیونکہ اس میں عاجزانہ اور سائلانہ طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہے)۔ (رواہ الترمذی)

دعا کی مقبولیت اور نافعیت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے، ان حوادث میں بھی جو نازل ہوچکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، پس اے خدا کے بندو دعا کا اہتمام کرو۔ (رواہ الترمذی ورواہ احمد عن معاذ بن جبل)

مطلب یہ ہے کہ جو بلا اور مصیبت ابھی نازل نہیں ہوئی، بلکہ اس کا صرف خطرہ اور اندیشہ ہے، اس سے حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے انشاء اللہ نفع مند ہوگی، اور جو بلا یا مصیبت نازل ہوچکی ہے، اس کے دفعیہ کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے'' انشاء اللہ وہ بھی نافع ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کو دور فرماکر عافیت نصیب فرمائے گا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پروردگار میں بدرجہ غایت حیا اور کرم کی صفت ہے، جب بندہ اس کے آگے مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے کہ ان کو خالی واپس کرے (کچھ نہ کچھ عطا فرمانے کا فیصلہ ضرور ہوتا ہے)۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

دعا: مومن کا خاص ہتھیار:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل بتاؤں جو تمہارے دشمنوں سے تمہارا بچاؤ کرے اور تمہیں بھرپور روزی دلائے، وہ یہ ہے کہ اپنے اللہ سے دعا کیا کرو رات میں اور دن میں کیونکہ دعا مومن کا خاص ہتھیار یعنی اس کی خاص طاقت ہے۔ (رواہ ابویعلیٰ فی مسندہ)

دعا دراصل وہی ہے جو دل کی گہرائی سے اور اس یقین کی بنیاد پر ہو کہ زمین و آسمان کے سارے خزانے صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہیں اور وہ اپنے در کے سائلوں، مانگنے والوں کو عطا فرماتا ہے، اور مجھے جب ہی ملے گا جب وہ عطا فرمائے گا، اس کے در کے سوا میں کہیں سے نہیں عطا پاسکتا۔ اس یقین اور اپنی سخت محتاجی اور کامل بے بسی کے احساس سے بندے کے دل میں جو خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو قرآن مجید میں ''اضطرار'' سے تعبیر کیا گیا ہے، وہ دعا کی روح ہے، اور یہ واقعہ ہے کہ کوئی بندہ جب اس اندرونی کیفیت کے ساتھ کسی دشمن کے حملہ سے یا کسی دوسری بلا اور آفت سے بچاؤ کے لئے یا وسعت رزق یا اس قسم کی کسی دوسری عام و خاص حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اس کریم کا عام دستور ہے کہ وہ وظائف قبول فرماتا ہے، اس لئے بلاشبہ دعا ان بندوں کا بہت بڑا ہتھیار اور میگزین ہے جن کو ایمان و یقین کی دولت اور دعا کی روح و حقیقت نصیب ہو۔

دعا سے متعلق ہدایات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے بارے میں کچھ ہدایات بھی دی ہیں، ضروری ہے کہ دعا کرنے والے بندے ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ سے مانگو اور دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو،

کہ وہ ضرور قبول کرے گا اور عطا فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔ (رواہ الترمذی)

مطلب یہ ہے کہ دعا کے وقت دل پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور اس کی کریمی پر نگاہ رکھتے ہوئے یقین کے ساتھ قبولیت کی امید رکھنی چاہئے' تذبذب اور بے یقینی کے ساتھ جو دعا ہوگی' وہ بے جان اور روح سے خالی ہوگی۔

دعا قطعیت کے ساتھ مانگنی چاہئے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ! تو اگر چاہے تو مجھے بخش دے اور تو چاہے تو مجھ پر رحمت فرما' اور تو چاہے تو مجھے روزی دے" بلکہ اپنی طرف سے عزم اور قطعیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی مانگ رکھے۔ بے شک وہ کرے گا وہی جو چاہے گا' کوئی ایسا نہیں جو زور ڈال کر اس سے کرا سکے۔

مطلب یہ ہے کہ عاجزی اور محتاجی اور فقیری اور گدائی کا تقاضا یہی ہے کہ بندہ اپنے رب کریم سے بغیر کسی شک اور تذبذب کے اپنی حاجت مانگے' اس طرح نہ کہے کہ "اے اللہ! اگر تو چاہے تو ایسا کردے" اس میں استغنا کا شائبہ ہے' اور یہ مقام عبدیت اور دعا کے منافی ہے۔ نیز ایسی دعا بھی جاندار دعا نہیں ہو سکتی' اس لئے بندے کو چاہے کہ اپنی طرف سے اس طرح عرض کرے کہ "میرے مولا! میری یہ حاجت تو پوری کر ہی دے" بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا وہ اپنے ارادہ اور مشیت سے کرے گا' کوئی ایسا نہیں ہے جو زور ڈال کر اس کی مشیت کے خلاف اس سے کچھ کرالے۔

پریشانی اور تنگی کے وقت قبولیت دعا:

جو کوئی یہ چاہے کہ پریشانیوں اور تنگیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے' تو اس کو چاہئے کہ عافیت اور خوش حالی کے زمانہ میں دعا زیادہ کیا کرے۔ (رواہ الترمذی)

یہ تجربہ اور واقعہ ہے کہ جو لوگ طرف پریشانی اور مصیبت کے وقت ہی خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اسی وقت ان کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھتے ہیں' ان کا رابطہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت ضعیف ہوتا ہے اور خدا کی رحمت پر ان کو وہ اعتماد نہیں ہوتا جس سے دعا میں روح اور جان پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جو بندے ہر حال میں اللہ سے مانگنے کے عادی ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا رابطہ قوی ہوتا ہے اور اللہ کے کرم اور اس کی رحمت پر ان کو بہت زیادہ اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے' اس لئے ان کی دعا قدرتی طور پر جاندار ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی ہدایت دی ہے کہ بندوں کو چاہئے کہ عافیت اور خوش حالی کے دنوں میں بھی وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کریں اور مانگا کریں' اس سے ان کو وہ مقام حاصل ہوگا کہ پریشانیوں اور تنگدستیوں کے پیش آنے پر جب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو ان کی دعا خاص طور سے قبول ہوگی۔

دعا میں عجلت کی ممانعت:

دعا بندے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں معروضہ کی پیشی ہے اور وہ مالک کل اور قادر مطلق ہے' چاہے تو اسی لمحہ دعا کرنے والے بندے کو وہ عطا فرمادے جو وہ مانگ رہا ہے لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ وہ ظلوم وجہول بندے کی خواہش کی ایسی پابندی کرے بلکہ بسا اوقات خود اس بندے کی مصلحت اسی میں ہوتی ہے کہ اس کی مانگ جلد پوری نہ ہو' لیکن انسان کے خمیر میں جو جلد بازی ہے' اس کی وجہ سے وہ چاہتا ہے کہ جو میں مانگ رہا ہوں وہ مجھے فوراً مل جائے اور جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ مایوس ہو کر دعا کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ انسان کی وہ غلطی ہے جس کی وجہ سے قبولیت دعا کا مستحق نہیں رہتا اور گویا اس کی یہ جلد بازی ہی اس کی محرومی کا باعث بن جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری دعائیں اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہیں' جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لیا جائے (جلد بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔ (رواہ البخاری ومسلم)

مطلب یہ ہے کہ بندہ اس جلد بازی اور مایوسی کی وجہ سے قبولیت کا استحقاق کھو دیتا ہے' اس لئے چاہئے کہ بندہ ہمیشہ اس کے در کا فقیر بنا رہے اور مانگتا رہے' یقین کرے کہ ارحم الراحمین کی رحمت دیر سویر ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگی۔ کبھی کبھی بہت سے بندوں کی دعا جو وہ بڑے اخلاص و اضطرار سے کرتے ہیں' اس لئے بھی جلد قبول نہیں کی جاتی کہ اس دعا کا تسلسل ان کے لئے ترقی اور تقرب الی اللہ کا خاص ذریعہ ہوتا ہے' اگر ان کی منشاء کے مطابق ان کی دعا جلد قبول کر لی جائے تو اس عظیم نعمت سے وہ محروم رہ جائیں۔

☆☆..........☆☆

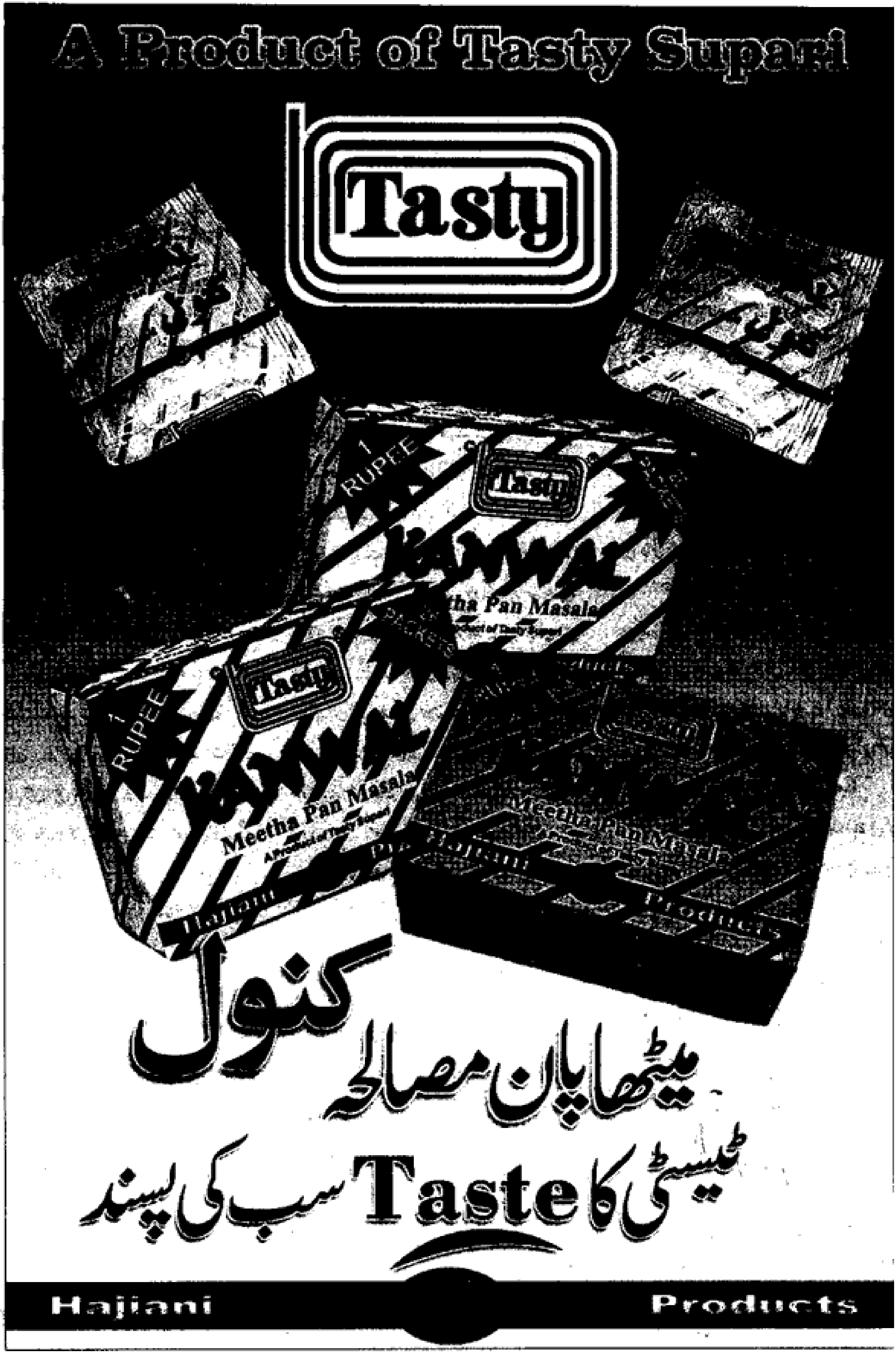
A Product of Tasty Supari
Tasty
1 RUPEE
Meetha Pan Masala
کنول
میٹھا پان مصالحہ
ٹیسٹی کا Taste سب کی پسند
Hajiani
Products

اللہ کے باغی کون؟

اس دنیائے فانی میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کم و بیش اٹھارہ ہزار مخلوقات پیدا فرمائی ہیں' پھر ان میں سب سے ممتاز اور نمایاں مخلوق صرف بنی نوع انسان کو پیدا فرمایا' یہی انسان اس دار فانی کی رونق ہے' اس انسان ہی کی وجہ سے تمام نظام کائنات متحرک نظر آتا ہے' اگر انسان نہ ہوتا تو یہ کائنات بھی نہ ہوتی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی آزمائش کے لئے دنیا کو وجود بخشا تاکہ اللہ تعالیٰ یہ ظاہر کردیں کہ کون اس کی رضا مندی کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور کون اس کی ناراضگی کے افعال کو اپناتا ہے' آج جب ہم اپنی معاشرتی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو ہر انسان نفسی نفسی کی زندگی گزارتا ہوا نظر آتا ہے اور دنیا میں رہنے کی لمبی لمبی امیدیں باندھتا ہوا نظر آتا ہے' گویا کہ وہ اپنی زبان حال سے یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہمیں دنیا میں عبث و بیکار پیدا کیا گیا ہے' ہم جیسے چاہیں زندگی گزاریں اور جو چاہیں کریں' ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں' حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس غلط فہمی کا ازالہ اس طرح فرمایا ہے:

"افحسبتم انما خلقنکم عبثاً وانکم الینا لاترجعون."

ترجمہ: "کیا پس تم نے خیال کررکھا ہے کہ بے شک ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا ہے؟ اور تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟"

یہ خیال بالکل غلط ہے' بلکہ ہر انسان سے حساب وکتاب ہونے والا ہے اور ہر نعمت کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"لتسئلن یومئذ عن النعیم."

ترجمہ: تم سے ضرور بضرور نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

الغرض انسان کو اپنی پیدائش سے موت تک کی زندگی کا حساب وکتاب دینا ہوگا' وہ اگرچہ اس بات کو مانے یا نہ مانے' یہ تو ان لوگوں کا حال ہے' جو بالکل دین سے عاری وفارغ ہیں' لیکن قابل افسوس وہ طبقہ ہے جو اپنے آپ کو دین دار' پرہیزگار ظاہر کرتا ہے' اس کے باوجود ان میں بھی ایسے سنگین اور کبیرہ گناہ پائے جاتے

مولانا شمشاد احمد انصاری

ہیں' جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی بغاوت تک پہنچا دیتے ہیں اور ان کو اس بات کا احساس تک نہیں ہوتا کہ ہم گناہ میں مبتلا ہیں؟ یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ان کے ذہن میں دین صرف نماز' روزہ' زکوٰۃ' اور حج وغیرہ کا نام ہے اور وہ اسی کو دین سمجھتے ہیں' حالانکہ دین انسان کی پوری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارنے کا نام ہے' چاہے وہ عبادات ہوں یا معاملات ہوں' معاشرت ہو یا معیشت ہو اور یہ گناہ جو انسان کو اللہ کا باغی بنائے دیتے ہیں' کبھی معاف نہیں ہوسکتے' جب تک کہ انسان ان کو چھوڑ نہ دے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"کل امتی معافی الا المجاھرین." (بخاری ومسلم)

ترجمہ: "حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت کے ہر گناہ کو معاف کیا جاسکتا ہے' سوائے بغاوت کرنے والوں کے۔"

یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کھلم کھلا بغاوت کرتے ہیں' ان کی معافی اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ اس گناہ سے باز نہ آجائیں۔ آپ سوچیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ کی بغاوت نہیں کی اور نہ ہم ایسا سوچ سکتے ہیں' لیکن جب ہمیں یہ معلوم ہوجائے کہ وہ کون سے گناہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بغاوت تک پہنچانے والے ہیں تو شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اس سے محفوظ ہو' ورنہ آج کل ۸۰ فیصد مسلمان ان گناہوں میں مبتلا ہیں۔ اگر خدانخواستہ ہم اسی حالت میں دنیا سے چلے گئے تو ہلاکت وبربادی کے سوا کچھ نہیں ملے گا' اگر ہم چاہتے ہیں کہ آخرت میں کامیاب وکامران بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں تو ان گناہوں سے پرہیز کریں اور مرتے دم تک ان گناہوں سے دور رہنے کا عہد کریں ورنہ ان گناہوں کے ساتھ ہماری عبادات ہمیں جہنم کی آگ سے نہیں بچاسکتیں۔ یہ ایسے خطرناک گناہ ہیں کہ ان کو چھوڑنے کے لئے ہمت اور جدوجہد کی ضرورت ہے' ورنہ بغیر ہمت وکوشش کے یہ نہیں چھوٹ سکتے' وہ گناہ یہ ہیں: تصویر بنوانا' گانے سننا' ٹی وی دیکھنا' داڑھی ایک مشت سے کم کرنا' شرعی پردہ نہ کرنا' مردوں کا ٹخنوں کا چھپانا' غیبت کرنا' حرام کھانا' تصویر والی جگہوں پر جانا وغیرہ وغیرہ۔

☆☆..........☆☆

ارشادات وملفوظات

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

تفسیر لکھنے سے نفع آجلہ اور عاجلہ:

ا:......ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک انگریز جنٹ نے جو نہایت اشتیاق سے مجھ سے ملا تھا' مجھ سے سوال کیا کہ آپ نے قرآن شریف کی تفسیر لکھی ہے؟ میں نے کہا کہ لکھی ہے۔ کہنے لگا کہ آپ کو کتنا روپیہ ملا؟ میں نے کہا کہ ایک پیسہ بھی نہیں۔ کہنے لگا کہ پھر تم کو کیا فائدہ ہوا؟ میں نے کہا کہ ہمارے مذہب نے تعلیم دی ہے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی بھی ہے' وہاں اس کا فائدہ ہوگا۔ آجلہ (آئندہ کا) فائدہ تو یہ ہے اور عاجلہ (موجودہ) فائدہ یہ ہے کہ شائقین اس کو پڑھتے ہیں' مجھ کو دیکھ کر مسرت ہوتی ہے' آگے کچھ نہیں بولا۔ یہ لوگ ذہین نہیں ہوتے اس لئے جلد گفتگو کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

خلوص سے معمولی الفاظ پیارے معلوم ہوتے ہیں:

۲:......ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بڑے بڑے القاب اور چکنے چپڑے الفاظ میں کیا رکھا ہے؟ خلوص اور محبت ہو تو معمولی الفاظ بھی پیارے معلوم ہوتے ہیں۔ دیکھ لیجئے اللہ تعالیٰ کا نام صرف اللہ سب لیتے ہیں' کوئی بھی مخدوم مکرم نہیں کہتا۔ مکہ معظمہ میں شریف حسین تھے' ایک معمولی بدوی آکر اس طرح پکارتا: یا حسین! یا حسین! اور وہ نہایت خندہ پیشانی سے خوش خوش گفتگو کرتے تھے' اگر یہ سادگی محبت سے ہو تو کیا مضائقہ ہے؟ بلکہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ایک بڑی بی تھیں' میرے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا دیا کرتی تھیں کہ بچے تو جیتا رہ' تیری عمر بڑی ہو' چونکہ محبت تھی اور سادگی سے ایسا برتاؤ کرتی تھیں' ان کی یہ ساری باتیں پیاری معلوم ہوتی تھیں' ایک بار گھر میں سے کہا کہ برادری میں ایک یہی بڑی رہ گئی ہیں' جو تم کو پیار کرسکتی ہیں۔ میرٹھ میں حافظ عبدالکریم رئیس تھے' ان کی عادت تھی کہ اکثر بیٹا بیٹا کہا

مولانا منظور احمد

کرتے تھے' ایک چمار آیا' پرانی عمر کا آدمی تھا' اس کو بھی بیٹا کہا۔ اس چمار نے کہا: تمہارے باپ کے برابر تو میری عمر ہے اور مجھ کو بیٹا کہتے ہو؟ حافظ صاحب بہت متواضع تھے' بُرا نہیں مانا۔ غرض حافظ صاحب محبت سے ایسا کہتے تھے' کوئی بھی برا نہ مانتا تھا۔ اصل چیز محبت ہے' تعظیم میں کیا رکھا ہے بلکہ زیادہ تعظیم و تکریم تو ایک قسم کے حجاب ہیں۔ یہ محبت کی سادگی تو ہم نے اپنے بزرگوں میں دیکھی' بالکل اپنے کو مٹائے ہوئے تھے' پھر تکلف کہاں رہتا؟ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ اسد علی حقہ بہت پیتے تھے' جب ضرورت ہوتی' فرماتے کہ بیٹا قاسم! حقہ بھردے' مولانا کی یہ حالت تھی کہ فوراً حکم کی تعمیل فرماتے' باوجود اس کے کہ مرید اور شاگرد سب موجود' مگر کچھ پرواہ نہیں' اگر کوئی کہتا بھی تو فرماتے کہ یہ تمہارا کام نہیں' یہ میرا کام ہے۔ اللہ اکبر! کیا ٹھکانا ہے اس انکسار اور فنا کا' بالکل ہی اپنے کو مٹا دیا تھا۔ مولوی معین الدین صاحب کہتے تھے کہ ایک ولایتی درویش آئے' بڑے غصہ میں بھرے ہوئے نماز پڑھ کر مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوگئے' جب لوگ نماز پڑھ کر نکلنے لگے' مولانا کے والد بھی آئے' ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تم مولانا سے حقہ بھرواتا ہے؟ آخر باپ تھے' کہا جی ہاں بھرواتا ہوں؟ ان درویش نے کہا کہ کبھی باپ ہونے کے بھروسہ رہو' تم جس وقت مولانا کو حقہ بھرنے کو کہتے ہو حاملان عرش کانپ اٹھتے ہیں' اگر تم نے عنقریب توبہ نہ کی تو کوئی وبال نازل ہوگا' پھر انہوں نے ایسی فرمائش نہیں کی۔

دوسرا واقعہ حضرت مولانا ہی کا ہے' جلال آباد کے ایک خان صاحب حضرت کے مہمان ہوئے' آدھی رات کو پلنگ پر پڑے ہوئے کروٹیں بدل رہے تھے' مولانا بڑے

ذہین تھے' سمجھ گئے کہ غالباً حقے کے عادی ہیں۔ مولانا اسی وقت محلہ سے حقہ مانگ کر لائے اور بھر کر چارپائی کے برابر میں لاکر رکھ کر فرمایا کہ میں پیتا نہیں' اس لئے بھرنا بھی نہیں آتا' دیکھ لیجئے' کسی چیز کی بیشی ہو تو ٹھیک کردوں۔ خان صاحب بے چارے پلنگ سے اتر کر الگ ہوگئے اور بڑی عذر معذرت کی' فرمایا کہ تم مہمان ہو' تمہارا حق ہے' اس پر شرمندگی اور محجوب ہونے کی کون سی بات ہے؟ ان خان صاحب کے ساتھ ایک بازاری عورت تھی' بے نکاحی اور یہ پہلے سے علماً کے معتقد نہ تھے' یہ کہا کرتے تھے کہ سب کو دیکھ لیا ہے' صبح ہی کو مولانا کے مرید ہوگئے اور اس عورت کو بھی مرید کرایا' اور نکاح پڑھوایا تو حضرت مولانا اس قدر منکسر المزاج تھے کہ اپنے مہمانوں تک کا حقہ بھرتے تھے' بھلا باپ کا حقہ بھرنا تو کیسے چھوڑ سکتے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ بڑا بننے میں کیا رکھا ہے' بلکہ بعد تجربہ دین کے لئے تو مضر ہے ہی' یہ بڑا بننا دنیا میں بھی مصائب کا نشانہ بناتا ہے' مولانا فرماتے ہیں:

خشمہا و چشمہا و رشکہا
بر سرت ریزد چو آب از مشکہا

ترجمہ: ''اگر بڑا ہوگے تو لوگوں کے غصے اور نگاہیں اور رشک و حسد تجھ پر ایسا پڑیں گے جیسے مشک سے پانی گرتا ہے۔''

غرض ضرورت محبت اور خلوص کی ہے' بڑائی کی ضرورت نہیں۔ ایک مرتبہ ایک گاؤں کا شخص مجھ سے بیعت تھا' اکثر میرے پاس آیا کرتا تھا' ایک دن کہنے لگا کہ ہمارے گاؤں میں ایک فقیر آیا کرتا ہے' اگر کہو تو اس کا طالب ہو جاؤں (یہ ایک اصطلاح ہے گاؤں والوں کی' مرید کے بعد ایک درجہ نکالا ہے طالب کا) میں نے اس کو غصہ کے لہجے میں ڈانٹا' اس لئے کہ وہ فقیر شریعت کا پابند نہ تھا' ایک عرصہ کے بعد میں نے اس شخص سے مزاحاً پوچھا کہ اب بھی کسی کا طالب بنے گا؟ نہایت محبت بھرے لہجے میں سادگی سے کہتا ہے کہ بس اب تو تیرا ہی پلہ (دامن) پکڑ لیا' مجھے اس وقت اس کا یہ کہنا بہت ہی پیارا معلوم ہوا اور یہ الفاظ کئی مرتبہ اس کی زبان سے کہلوائے' ہر مرتبہ میں ایک نیا لطف آیا' محبت میں کیسے ہی الفاظ ہوں پیارے معلوم ہوتے ہیں اور اس پر ملامت بھی نہیں ہو سکتی' اسی کو مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

گفتگوئے عاشقاں درکار رب
جوشش عشق است نے ترک ادب
بے ادب ترنیست زوکس درجہاں
باادب ترنیست زوکس درجہاں

ترجمہ: ''حق تعالیٰ شانہ کے بارہ میں عاشقان حق کی بات بے ادبی کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ جوش محبت کی وجہ سے ہوتی ہیں' ظاہر میں تو اس سے زیادہ کوئی بے ادب معلوم نہیں ہوتا اور باطن میں اس سے زیادہ باادب کوئی نہیں ہوتا۔''

تقویٰ سے نور فہم پیدا ہونا:

۳:...... ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ علم کے ساتھ تقویٰ کی سخت ضرورت ہے' تقویٰ سے نور فہم پیدا ہوتا ہے جو غیر متقی کو نصیب نہیں ہوتا' دیکھئے کہ حضرات صحابہ میں اکثر وہ حضرات تھے جو نہ لکھنا جانتے تھے نہ پڑھنا' مگر بڑے بڑے شاہان دنیا سے جب مخاطبت کا اتفاق ہوا تو وہ ان کی گفتگو سن کر دنگ رہ جاتے۔ یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں اسلام سے قبل بھی ایک استعداد خاص پیدا کردی تھی مگر ظہور تو اس کا اتباع اور تقویٰ ہی کی بدولت ہوا' اس استعداد پر ایک قصہ یاد آیا کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ بیان فرماتے تھے کہ دو چچازاد بھائی سفر میں چلے' آپس میں کوئی نزاع پیش آیا' ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو قتل کردیا' قاتل کا چچا مقتول کا باپ تھا' لوگ قاتل کو پکڑ کر اس کے پاس لائے اور واقعہ بیان کیا' غایت وقار سے اس شخص کی نشست کی ہیئت تک نہیں بدلی اور بے ساختہ کہا کہ میرے دو ہاتھ تھے' ایک ہاتھ نے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالا' تو کیا اس ہاتھ کو میں کاٹ ڈالوں؟ مگر مقتول کی ماں کو صبر نہ آوے گا' اس لئے سو اونٹ ہمارے اصطبل سے کھول کر مقتول کی ماں کو دیت میں دے دو' اس تحمل کی کیا حد ہے؟ اور واقعی اہل عرب میں کوئی بات تو تھی جب تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں بھیجا' ان کے جذبات بڑے اچھے تھے' بس قوت کے فعل میں آنے کی ضرورت تھی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہی تمام کمالات اہل پڑے۔

☆☆..........☆☆

دوسری قسط

مسئلہ کشمیر اور قادیانی سازشیں

مولانا نذیر احمد تونسوی

اسرائیلی اور قادیانی کمانڈوز ارضِ کشمیر میں:

اس چونکا دینے والی خبر نے دنیا میں تہلکہ مچادیا کہ اسرائیلی کمانڈوز کشمیر میں گھس گئے ہیں۔ واقعات کے مطابق سات اسرائیلی اور ایک ڈچ سیاح عورت ایک ہاؤس بوٹ میں بیٹھے تھے' مجاہدین کو خبر مل گئی کہ مذکورہ افراد سیاح نہیں بلکہ سیاحوں کے روپ میں اسرائیلی کمانڈوز ہیں' جو کشمیر میں حریت پسندوں کی تحریک کو کچلنے کے بھارتی فوجیوں کی معاونت کے لئے اسرائیل سے خصوصی طور پر آئے ہیں۔ مجاہدین نے عملی کارروائی کرکے مذکورہ افراد کو گرفتار کرلیا اور انہیں اپنے ٹھکانے پر لے جانے لگے' جب ہاؤس بوٹ کنارے پر پہنچی تو نہتے اسرائیلی کمانڈوز نے مجاہدین پر حملہ کردیا اور ان سے کچھ اسلحہ چھین لیا' اس حملے میں ایک اسرائیلی ہلاک اور تین زخمی ہوئے' جبکہ ایک مجاہد علی احمد نے جام شہادت نوش کیا' ایک اسرائیلی کمانڈو گرفتار ہوا۔ باقی ماندہ بھاگ کر ایک مسلمان کے گھر میں گھس گئے اور اس گھر کے چار افراد کو یرغمال بنالیا۔ جب لوگوں نے اس گھر کو گھیرے میں لے لیا تو ان کمانڈوز نے بلند آواز سے کہا کہ پولیس کو بلاؤ' تو ہم ان یرغمالیوں کو چھوڑ دیں گے' چنانچہ چار افراد کی زندگیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی' پولیس آن واحد میں آئی اور مذکورہ اسرائیلیوں کو لے کر چلتی بنی۔ سوال یہ ہے کہ بھارت ان اسرائیلیوں کو سیاحوں کے روپ میں کون سی سیر کرارہا تھا؟ جبکہ بھارت نے ان دنوں جبکہ وادی کشمیر خون میں نہائی ہوئی ہے' سیاحت پر مکمل پابندی لگارکھی ہے' حتیٰ کہ بھارت نے ریڈکراس' ایمنسٹی انٹرنیشنل اور انسانی حقوق کی دیگر تنظیموں کو ان کے بار بار اصرار کے باوجود کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی' غیر ملکی اخبارات اور پریس ایجنسیوں نے اپنے اپنے رسک پر کشمیر جانے کی اجازت طلب کی تھی' مگر انہیں بھی انکار کردیا گیا' تو پھر سوچنے کی بات ہے کہ ان اسرائیلیوں کو کشمیر میں داخل ہونے کی اجازت کس لئے مل گئی؟ دراصل یہ سیاح نہیں بلکہ اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کے ایجنٹ تھے' جن کی عمریں بیس سال کے قریب تھیں اور جو ڈل جھیل کی ہاؤس بوٹ میں مقیم تھے۔ ڈل جھیل اور کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا فاصلہ صرف پچپن کلومیٹر ہے۔ اسرائیل کے سرپرست اعلیٰ امریکہ کے سرکاری ریڈیو وائس آف امریکہ نے اس امر کی تصدیق کردی ہے کہ مذکورہ اسرائیلی کمانڈوز کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کی تباہی ریہرسل کرنے سری نگر آئے تھے۔ تل ابیب ریڈیو نے بھی ان سیاحوں کے روپ میں آنے والے اسرائیلی افراد کی فوجی حیثیت تسلیم کرلی ہے۔ بھارت کے مطابق وہاں آٹھ اسرائیلی تھے لیکن حقیقتاً وہاں ایک سو سے زائد اسرائیلی موجود تھے' اسرائیل' بھارت اور قادیانی عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے سب سے بڑے دشمن ہیں اور امریکہ ان تینوں شیطانوں کا سربراہ ہے۔ ان سب کے آپس میں بڑے گہرے مراسم ہیں۔ پاکستان میں قادیانی بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں۔ بھارت اور اسرائیل کے مفادات یکساں ہیں جو ان کی دوستی کو آئے دن قوی تر کرتے جارہے ہیں' بھارت کے سابق صدر مرارجی ڈیسائی نے اپنے دور اقتدار میں یہ انکشاف کیا تھا کہ کانگریس کے زمانہ اقتدار میں نہ صرف یہ کہ بھارت اور اسرائیل کے خفیہ تعلقات قائم رہے' بلکہ بمبئی میں' اسرائیل کا باقاعدہ خفیہ قونصلیٹ موجود تھا۔ اس کو اندرا گاندھی کے دور میں ترقی دی جانے والی تھی کہ اندرا دور کا خاتمہ ہوگیا۔

۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں اندرا گاندھی کے کہنے پر اسلام دشمن اسرائیل نے بھارت کو بہت ہی قیمتی اسلحہ فراہم کیا تھا۔

ہندوؤں نے جب بابری مسجد کو شہید کرکے اس کی جگہ رام مندر بنانے کا ناپاک منصوبہ بنایا تو اسرائیل نے اپنے خبث باطن اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر کے لئے سونے کی اینٹ بھارت بھیجی تھی۔

رسوائے زمانہ اسلام دشمن امریکی سینیٹر اسٹیفن سولارز' جو کہ صیہونی یہودی ہے' نے مسئلہ کشمیر پر بھارت کی وکالت کرتے ہوئے یہ بل پاس کروایا کہ

کشمیر کا مسئلہ رائے شماری کے ذریعہ نہیں' بلکہ شملہ سمجھوتے کے ذریعے حل کیا جائے' جب مجاہدین کشمیر نے بھارت کی حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے دو سویڈش انجینئروں کو سودن سے بھی زائد اپنی حراست میں رکھا' تو بھارت نے اس اقدام کی قطعاً پروانہ کی' اوران کی بازیابی کے لئے کوئی کوشش نہیں کی' لیکن جب معاملہ اپنے جگر کے ٹکڑوں اسرائیلیوں کا آیا تو بھارت تڑپ اٹھا اور گرفتار اسرائیلی کمانڈو کی رہائی کے لئے اقوام متحدہ تک جا پہنچا' اور اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل سے ذاتی اپیل کروا کر مجاہدین سے رہا کروایا۔ بمبئی میں مقیم اسرائیلی قونصل جنرل موشی زوپیری کو نہ صرف مردہ یہودی کمانڈو کی لاش وصول کرنے کی اجازت دی گئی بلکہ خود ہندو گورنر گریش سکسینہ ہاتھ باندھے اس کے استقبال کے لئے کھڑا تھا۔ آخر ان محبت بھرے تعلقات کے اسباب کیا ہیں؟ اس کا صرف ایک ہی سبب ہے کہ بھارت' پاکستان' وسط ایشیا اور خلیج تک اکھنڈ بھارت بنانا چاہتا ہے' جبکہ اسرائیل پورے عرب کو یہودیوں کی میراث سمجھ کر ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اسرائیل نے کمانڈوز کی مدد سے عالمی دہشت گردی کا ارتکاب کرتے ہوئے عراق کا ایٹمی پلانٹ تباہ کر دیا تھا' اور اب سقوط بغداد کے نتیجہ میں عراق بحیثیت ایک عسکری قوت ختم ہو چکا ہے' اب یہود و ہنود کی ناپاک نگاہیں پاکستان پر مرکوز ہیں جس کے پاس ایٹمی صلاحیت موجود ہے اور وہ ان کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹک رہی ہے۔ بھارت اور اسرائیل ایک عرصہ سے اس ناپاک کوشش میں مصروف ہیں کہ مسلم دنیا کے اس واحد ایٹمی صلاحیت کے حامل ملک کو اس صلاحیت سے محروم کر دیا جائے تاکہ اکھنڈ بھارت اور گریٹر اسرائیل دنیا کے نقشے پر ابھر سکیں' لیکن کشمیری مجاہدین نے کہوٹہ پلانٹ سے صرف پچپن کلومیٹر دور ڈل جھیل میں کہوٹہ پر حملہ کے لئے تیار بیٹھے اسرائیلیوں کو چیتے کی پھرتی سے دبوچ لیا اور یوں مجاہدین کشمیر کی بروقت کارروائی سے یہ ناپاک منصوبہ خاک میں مل گیا' سوال یہ ہے کہ وطن عزیز کے انتہائی اہم راز یہود وہنود کی میز پر کون پہنچاتا ہے؟ یہ قبیح دھندہ' پاکستان اور آزاد کشمیر میں حساس عہدوں پر فائز قادیانی کر رہے ہیں اور یہ دشمنان وطن لمحہ لمحہ کی رپورٹ اپنے اسلام دشمن آقاؤں کو پہنچاتے ہیں' کہوٹہ ایٹمی پلانٹ' پاکستان اٹامک انرجی کمیشن' جی ایچ کیو اور سفارت خانوں جیسے حساس اداروں میں گھسے ہوئے قادیانی اپنے شنیع فعل میں مصروف ہیں۔ بھارت قادیانیوں کے ماموں جی کا گھر ہے' وہاں پر قادیانی بڑے امن وسکون سے رہتے ہیں۔ قادیان میں انگریزی نبی مرزا قادیانی کی قبر پر اشرار اور اس کے تین سو تیرہ نام نہاد درویشوں کی مکمل نگہداشت کی جاتی ہے' قادیانیوں کو اپنی مذہبی پوجا پاٹ کی کھلی اجازت ہے' لیکن یہی سرزمین بھارت کے بیکس مسلمانوں کے لئے مقتل کا روپ دھار چکی ہے۔ آئے دن مسلم کش فسادات کرائے جاتے ہیں' مسلمانوں سے ان کی تاریخی مساجد چھینی جارہی ہیں' ان کے مذہبی تہواروں پر ان کا قتل عام کیا جاتا ہے' اور جب غم کے مارے مسلمان اپنے عزیزوں کے لاشے لے کر حکومت کے دروازے پر حصول انصاف کے لئے دستک دیتے ہیں تو آوارہ اور ابلیسی قہقہے ان کا استقبال کرتے ہیں:

جن سے خدا کا خوف بھی تھرا کے رہ گیا
ان ظالموں سے خوف خدا مانگتے ہیں لوگ

چند سال قبل آنجہانی قادیانی لیڈر مرزا طاہر نے اپنا سالانہ جلسہ قادیان (بھارت) میں منعقد کرنے کا اعلان کیا تھا' یہ بڑی حیرانگی کی بات تھی کہ مشرقی پنجاب میں سکھوں کی شورش کی وجہ سے کسی پاکستانی کو بھارت جانے کے لئے ویزا نہیں دیا جاتا تھا لیکن قادیانیوں نے قادیان میں حکومت کی کڑی نگرانی وحفاظت میں اپنا تین روزہ جلسہ منعقد کیا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے قادیانی وہاں پہنچے اور سرکاری اعداد وشمار کے مطابق چھ ہزار قادیانی پاکستان سے بھارت گئے' اور قادیانی لیڈر مرزا طاہر کی تقریروں کو بھارتی ٹیلی ویژن بڑے اہتمام سے دکھاتا رہا' اس طرح بھارت نے اپنے جاسوسوں کی آؤ بھگت کی' بھارت جب بھی کوئی دھماکہ یا کوئی نیا اسلحہ تیار کرتا تو رسوائے زمانہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی اسے مبارکباد کے پیغام بھیجتا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام بھارت کے کئی خفیہ اور علانیہ دورے کرتا رہا۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک دشمن ملک کے ساتھ ایک پاکستانی کا یہ طرز تعلق کن کن خطرات کی نشان دہی کرتا ہے؟ اس قادیانی سائنس دان نے یہود و نصاریٰ کو کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کی ڈمی بنا کر دکھائی' جس کی تفصیل جناب زاہد ملک کی کتاب "ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور اسلامی بم" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ کوئی سفارتی تعلقات نہیں ہیں' کیونکہ اسرائیل برادر اسلامی ممالک عرب کے حقوق کا غاصب ہے۔ اسرائیل میں کوئی مذہبی مشن کام نہیں کرسکتا' لیکن قادیانی مشن کو اسرائیل میں کام کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں مولانا ظفر احمد انصاری نے پارلیمنٹ کو یہ بتا کر ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ

اسرائیل میں چھ سو قادیانی باقاعدہ اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں اور انہی سفاک قادیانیوں نے اسرائیلی کمانڈوز کے ساتھ مل کر فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے خون ناحق کے دریا بہائے ہیں۔ اب وہی قادیانی کمانڈوز اسرائیلی کمانڈوز کے ساتھ مل کر تحریک آزادی کشمیر کو کچلنے کے لئے کشمیر میں داخل ہو کر مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں' اور اس کے ساتھ ساتھ بھارت کی دہشت گرد فورس کے افراد کو تربیت بھی دے رہے ہیں۔ ان کمانڈوز نے کشمیر میں اپنے منحوس قدم رکھتے ہی اپنے ظلم کے اذیت ناک طریقوں کو عمل میں لانا شروع کر دیا جس سے وادی کشمیر آگ و خون' دھوئیں' لاشوں' چیخوں' سسکیوں' ہچکیوں اور آہ و بکا سے بھر کر جہنم زار بن گئی ہے۔ اس طویل بحث کو اختصار میں سموتے ہوئے مندرجہ ذیل حقائق اخذ کئے جا سکتے ہیں:

☆ ضلع گرداسپور کو بھارت کے حوالے کر کے کشمیر پر بھارت کا تسلط قائم کروانے کے مجرم قادیانی ہیں۔

☆ پاکستان کے دریاؤں کی کمان بھارت کے حوالے کر کے پاکستان کی معیشت کو ہندو بنئے کے سفاک ہاتھوں میں دینے والے غدار قادیانی ہیں۔

☆ ۱۹۶۵ء میں کشمیر کے نام پر فضول اور تباہ کن جنگ شروع کرا کے ہزاروں کشمیری مسلمانوں کو شہید وزخمی اور انہیں بے گھر کرانے اور عفت مآب عورتوں کی بھارتی درندوں کے ہاتھوں عصمتیں لٹوانے والے ملک وملت دشمن قادیانی ہیں۔

☆ کشمیر کمیٹی کے نام پر کشمیری مسلمانوں میں کفر وارتداد پھیلانے والے اور ان کی متاع ایمان چھین کر انہیں مرتد بنانے والے ایمان کے ڈاکو قادیانی ہیں۔

☆ اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو کر اور جدید کمانڈو ٹریننگ لے کر ہندوستانی فوج کے ساتھ کشمیری مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے والے درندے قادیانی ہیں۔

☆ پاکستان اور آزاد کشمیر میں کلیدی عہدوں پر بیٹھ کر وطن عزیز اور کشمیری مجاہدین کے انتہائی اہم راز بھارت کو پہنچانے والے ہندوؤں کے ایجنٹ قادیانی ہیں۔

ہوتا ہے ایک پل میں کھنڈر دل بسا ہوا
پانی بھی مانگتا نہیں تیرا ڈسا ہوا

دعا ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کے ان بدترین دشمنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ ملک وملت اور ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

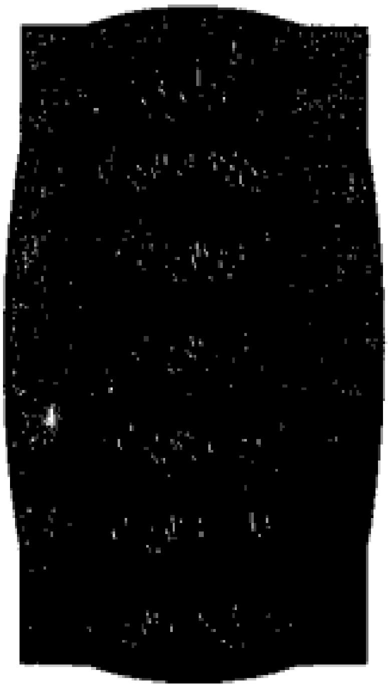
مساجد کے لئے
خاص رعایت
جبار کارپٹس
پتہ :
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6645888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabaarcarpet@cyber.net.pk

اخلاص وللہیت اور اکابر دیوبند

ابن حافظ عطاء اللہ

اخلاص اور اس کی حقیقت:

خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کوئی کام کرنا اور اس میں نہ تو کسی کی دل جوئی مدنظر ہو اور نہ ہی اپنی شیخی و نام و نمود مقصود ہو' یہ اخلاص کہلاتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت! اخلاص کسے کہتے ہیں؟ فرمایا کہ اس چرواہے کہ بارے میں تیرا کیا خیال ہے جو اکیلا تن تنہا کسی جنگل میں بکریاں چرا رہا ہو' جب نماز کا وقت آئے تو اذان دے کر بکریوں کے درمیان کھڑا ہو کر پوری دلجمعی کے ساتھ نماز پڑھنے لگے؟ تو کیا خیال ہے کہ کیا اس کے دل میں یہ بات آ سکتی ہے کہ بکریاں کیسی خوش ہو رہی ہوں گے کہ ہمارا مالک کس طرح اخلاص سے نماز پڑھ رہا ہے؟ اور کتنا ہی نیک و پارسا و خدا ترس نوجوان ہے؟...... ہرگز ہرگز یہ خیال کبھی بھی اس کے دل میں نہیں آ سکتا' بلکہ اس وقت اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہی ہو گا' فرمایا کہ اس کو اخلاص کہتے ہیں۔

عزیزان محترم! بالکل اسی طرح ایک آدمی دوسروں کے سامنے رہ کر جو کام بھی کرے تو اس سے نہ کسی کی رضا و دل جوئی اور نہ ہی خود کی مدح سرائی مقصود ہو تو یہ اخلاص کا درجہ اتم ہو گا' مگر اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائیں کہ جب انسان کا نقطۂ نظر دوسروں کی خوشنودی کا حصول ہو تو یہ اخلاص نہیں' بلکہ ایک حدیث میں تو اس کو شرک اصغر قرار دیا گیا ہے' جسے عام طور پر ریا کاری کا نام دیا جاتا ہے۔

ایک جامع مقولہ:

حضرات صوفیا کا ارشاد ہے کہ دو کام ایسے ہیں کہ ان کو جو شخص بھی کرلے تو اپنے مرنے سے پہلے اپنے بارے میں وہ یہ فیصلہ خود کرسکتا ہے کہ آیا اللہ جل شانہ مجھ سے راضی ہیں یا ناراض؟ جن میں سے ایک کام اخلاص اور دوسرا ہے طریقہ شریعت۔

حصول اخلاص کا آسان نسخہ:

اخلاص کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑا سا نیت کا قبلہ درست کرنا ہو گا' نہ تو اس میں وقت خرچ ہو گا اور نہ ہی پیسہ لگے گا' اس لئے حضرت امام غزالیؒ نے نیت کو اخلاص کا رکن قرار دیا ہے' نیت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر یہ درست ہو جائے تو تمام کام درست ہو جائیں اور ایک ہی عمل میں جتنی اچھی اچھی نیتیں ہوں گی' اتنا ہی وہ عمل باعث اجر و ثواب ہو گا' مثلاً ایک آدمی فرض نماز پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف جا رہا ہے' ایک نیت تو اس کی یہ ہے کہ نماز پڑھنے جا رہا ہوں' دوم وہ یہ نیت کرلے کہ راستہ میں اگر کوئی تکلیف دہ چیز نظر آئی تو میں اس کو ہٹا دوں گا' سوم راستہ میں جو بھی مسلمان ملا اسے سلام کروں گا' چہارم اگر مسجد میں کسی مسلمان کا جنازہ آیا ہوا ہو گا تو میں نماز جنازہ میں شرکت کروں گا' تو دیکھئے کہ وہ ایک کام کے لئے جا رہا ہے مگر جب اتنی ساری نیتیں کرلیں تو ثواب میں اضافہ اسی کے بقدر ہو گا' یہ سب اخلاص کی برکتیں ہیں' اگر ان نیتوں میں سے کوئی بھی نیت پوری نہ ہو اور وہ شخص صرف نماز پڑھ کر ہی واپس آ جائے تو بھی انشاء اللہ ان تمام نیتوں کا ثواب اسے ملے گا۔

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی یہودی نے پوچھا کہ آپ لوگ اپنے رب کی عبادت کس کس وقت کرتے ہیں؟ آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ دن رات چوبیس گھنٹے ہم اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔ یہودی یہ سن کر بڑا حیران ہوا' کہنے لگا کہ کیا تم سوتے نہیں ہو؟ اور گھر والوں کے ساتھ باتیں وغیرہ نہیں کرتے؟ پھر چوبیس گھنٹے کیسے عبادت ہو سکتی ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا سونا اور باتیں کرنا' یہاں تک کہ تمام امور اللہ کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے عین مطابق ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ سب عبادت بن جاتے ہیں۔

دیکھئے! اگر نیت درست اور صرف خدا کو ہی راضی کرنے کی ہو تو چوبیس گھنٹے کی زندگی سراپا عبادت ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی دو بیٹیوں کی اسلامی طریقے کے مطابق پرورش کرے اور پھر وقت پر ان کی شادی کردے تو کل قیامت کے دن وہ میرے ساتھ اس

طرح ہوگا جس طرح کہ یہ دو انگلیاں اور اشارہ فرمایا شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کی طرف' اب پرورش تو ہر ایک شخص کو اپنی بیٹیوں کی کرنی ہی ہوتی ہے' لیکن اگر وہ اس حدیث کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کرے گا تو بیٹیوں کی پرورش بھی ہوجائے گی اور وہ شخص آپ کے اس ارشادِ گرامی کا مصداق بھی بنے گا' کتنی بڑی سعادت کی بات ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمائے۔

اسی طرح ایک خاتون خانہ کو گھر کے تمام کام کرنے ہی ہوتے ہیں' لیکن اگر وہ اس میں یہ نیت کرتی ہے کہ خاوند کی خدمت' بچوں کی تربیت' گھر کی صفائی ستھرائی میں اس لئے کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوجائیں تو اس کے تمام کام عبادت بن جائیں گے۔

صرف اور صرف ایک ہفتہ مشق کی ضرورت ہے' کوئی زیادہ لمبا چوڑا کام نہیں' بلکہ دو کام کرنے ہیں: (۱) کیا کر رہا ہوں؟' (۲) کیوں کر رہا ہوں؟ یہ دونوں سوال اپنے آپ سے کرے اور ذہن میں فوراً اس کا جواب سوچے کہ یہ کام جو میں کر رہا ہوں یہ شرعی ہے' کیونکہ غیر شرعی کاموں میں اگرچہ نیت کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو مگر وہ باعث گناہ ہی بنتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کر رہا ہوں' اس طریقہ پر عمل کرکے ایک ہی ہفتہ میں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نعمت عظمیٰ سے مالا مال فرمائیں گے جسے اخلاص کہتے ہیں۔

یہ نعمت عظمیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ نے علمائے دیوبند کو خوب خوب عطا فرمائی تھی' ان میں سے ہر ایک بزرگ کے اندر اخلاص ایسے کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جسے دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دین کے لئے چن لیا ہے' اسی اخلاص کی برکات تھیں کہ پھر نہ تو کوئی قوت ان کے حوصلے پست کرسکی' نہ کوئی طوفان انہیں جادۂ حق سے ہٹا سکا' نہ کوئی مافوق طاقت ان کو دبا سکی اور نہ ہی حالات کے تھپیڑوں سے ان کے پایۂ استقلال میں لغزش آئی' ان میں سے ہر ایک اخلاص وعزیمت کا ایسا پیکر تھا کہ وہ گویا اپنی ذات میں ایک ادارہ تھا۔

آج برصغیر میں جو دین کے قلعے مدارس اسلامیہ' معاہد علمیہ' جہادی تحریکات' نوعِ انسانی کی ہر قسم کی فلاح و بہبود کے لئے قائم کئے گئے رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں' یہ سب ان کے اخلاص کی مرہون منت ہیں اور ان کے سوز دروں کے اثرات و ثمرات ہیں۔

حتیٰ کہ اگر یوں کہا جائے کہ برصغیر میں دین کی جو بہار آئی اور اب تک قائم ہے' یہ ان مخلصین کی محنتوں ہی کا ثمرہ ہے اور ان کے کمالِ اخلاص کی واضح علامت اور بین شہادت ہے' تو بے جا نہ ہوگا' جب انہوں نے تمام کاموں کا مرکز ومحور اخلاص کو قرار دے دیا تو پھر جیسا بھی وقت آیا اور زمانے کے انقلابات نے جو بھی قربانی مانگی' ان حضرات نے مالی' جانی' علمی' عملی غرضیکہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

ان نفوس قدسیہ کی تعداد بے شمار ہے تاہم مشتے از خروارے کے طور پر چند اعاظم رجال کا تذکرہ ضروری ہے۔

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ:

جب اخلاص طبیعت ثانویہ بن جائے تو پھر انسان دوسروں کے کام اپنے کام سمجھ کر کرتا ہے۔ جس طالب علم میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تکبر و نخوت محسوس فرماتے تھے تو اس سے جوتے اٹھواتے تھے اور جس کے اندر اخلاص دیکھتے تو خود اس کی جوتیاں اٹھالیتے تھے۔

فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ:

جب اخلاص مدنظر ہو تو پھر کسی بھی کام کے کرنے میں کوئی شے مانع نہیں بنتی۔ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ علم وفضل میں یگانۂ روزگار ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاص میں بھی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت موصوفؒ حدیث کا سبق پڑھا رہے تھے کہ بارش ہونے لگی' سب طلباً اپنی اپنی کتابیں لے کر اندر کی طرف بھاگے مگر حضرتؒ تمام طلباً کی جوتیاں جمع کرکے اپنی چادر میں اٹھا کر لے گئے۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت گنگوہیؒ کی صحبت کا یہ اثر تھا کہ کیسی ہی پریشانی وکتنے ہی وساوس کیوں نہ ہوں؟ جونہی آپ کی صحبت میں بیٹھتے تو قلب کو ایک خاص قسم کا سکون حاصل ہوتا' جس کی برکت سے تمام کدورتیں رفع ہو جاتیں' ان کے اخلاص ہی کی برکت تھی کہ ان کو حضرت نانوتویؒ نے "ابوحنیفہ عصر" کا لقب عطا فرمایا۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ:

جب اخلاص زندگی کا محور بن جائے تو پھر انسان پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت تھانویؒ نے جبکہ وہ کانپور میں تھے مدرسہ کے جلسے کے موقع پر اپنے استاد حضرت شیخ الہندؒ کو بھی مدعو کیا۔ کانپور میں بعض اہل علم معقولات میں ماہر تھے اور ان علوم کی طرف خاصا میلان رکھتے تھے' ادھر علمائے دیوبند کی توجہ چونکہ خالص دینی علوم کی طرف رہتی تھی' اس لئے وہ حضرات یوں سمجھتے تھے کہ علمائے دیوبند کو معقولات میں کوئی درک نہیں۔ حضرت تھانویؒ اس وقت جوان تھے' ان کے دل میں حضرت شیخ الہندؒ کو مدعو

کرنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ حضرتؒ جب تقریر کریں گے تو علمائے دیوبند کا علمی مقام بھی سب کے سامنے آشکارا ہو جائے گا۔

چنانچہ جب حضرت شیخ الہندؒ کی تقریر شروع ہوئی تو حسن اتفاق سے تقریر کے دوران کوئی معقولی مسئلہ زیر بحث آ گیا' جن علما کو حضرت تھانویؒ یہ تقریر سنانا چاہتے تھے اس وقت تک وہ نہیں آئے تھے' جب تقریر اپنے شباب پر پہنچی اور اس معقولی مسئلے کا انتہائی فاضلانہ بیان ہونے لگا تو وہ علماء بھی تشریف لے آئے' حضرت تھانویؒ اس سے کافی مسرور ہوئے' مگر ہوا یہ کہ جونہی حضرت شیخ الہندؒ نے ان علماء کو آتے دیکھا تو تقریر کو مختصر کر کے فوراً ختم کر دیا اور بیٹھ گئے' اس وقت حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ نے جو اس وقت موجود تھے' تعجب سے پوچھا کہ تقریر کا اصل وقت تو اب آیا تھا مگر آپ بیٹھ گئے؟

حضرت شیخ الہندؒ نے جواب دیا: ہاں! دراصل یہی خیال مجھے بھی آ گیا تھا' مطلب یہ تھا کہ اب تک تقریر ٹھیک ٹھیک سے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو رہی تھی اور یہ خیال آنے کے بعد علم جتانے کے لئے ہوتی' اس لئے حضرت شیخ الہندؒ نے تقریر کو روک دیا۔

یہ عظیم ہستیاں اور مجسمہ صدق و اخلاص' پیکر محبت و وفا اپنے عظیم کارنامے اور اپنے ورثا چھوڑ کر چلے گئے' جن کو دیکھ کر آج بھی ان کے اخلاص وللہیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اگر ارباب علم و تحقیق' زعمائے دعوت و تبلیغ اپنے اعمال میں اس طرح کا صدق و اخلاص پیدا کر لیں تو یقیناً ان کی محدود کوششوں سے غیر محدود مثبت نتائج حاصل ہوں گے۔

﴿وما ذالک علی اللہ بعزیز﴾

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرٹس سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار

HB ®
TRUSTABLE
MARK

Hameed ®
BROS
JEWELLERS

3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

اخبار عالم پر ایک نظر

قادیانی نوجوان کو مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ کرنے پر گرفتار کرلیا گیا

ڈیرہ اسماعیل خان (رپورٹ: حافظ قاری محمد خالد گنگوہی) ڈیرہ اسماعیل خان میں قادیانی نوجوان کو مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ اور پرچار کرنے پر گرفتار کرلیا گیا۔ دفعہ ۲۹۸۔سی کے تحت ایف آئی آر درج کرکے قادیانی لٹریچر ضبط کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانی سلیمان ولد داؤد ساکن محلہ شب شاہ جو کہ ڈگری کالج میں سیکنڈ ایئر کا طالب علم تھا اس نے بازار توپانوالہ میں واقع برادرز گولڈ جم کلب باڈی بلڈنگ میں مسلم نوجوانوں کو مسلمان کے لبادہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اور دو تین بار مغرب کی نماز کی امامت بھی کرائی اور اپنے لٹریچر کے ۲۱ پمفلٹ مختلف قسم کے تقسیم کیے۔ جس کے خلاف ایف آئی آر ۲۴۹ بردرخواست حافظ قاری محمد خالد گنگوہی خطیب جامع مسجد ختم نبوت منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان زیر دفعہ ۲۹۸۔سی درج کرکے ملزم کو مورخہ ۲۶/مئی کو گرفتار کیا گیا اور ۲۷/مئی کو دو روزہ ریمانڈ لیا گیا۔ ایس ایس پی عثمان زکریا' ڈی ایس پی محمد ادریس خان نے بڑی ہی تندہی سے کارروائی میں تعاون فرمایا جو لائق تحسین ہے۔ ۲۹/اپریل کو اسے جیل بھیج کر سماعت کی تاریخ ۲/جون کو مقرر کی گئی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکز سے تشریف لائے اور مختلف مساجد میں ان کے تبلیغی پروگرام اور دروس ہوئے۔

دارالعلوم نعمانیہ صالحؒ جامع مسجد صالح محمدؒ میں بروز منگل بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ختم نبوت کے عنوان پر تفصیلی بیان فرمایا اور ڈیرہ میں رونما ہونے والے اس واقعہ پر تفصیلی گفتگو کی۔ حضرت مولانا علاؤالدین صاحب نے بھی اس موقع پر بیان فرمایا۔ بروز بدھ بعد از نماز فجر جامع مسجد بلال محلہ شب شاہ میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم کیا اور مسلمانوں کو ترغیب دی کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ میل ملاپ سے گریز کریں۔ بعد نماز عصر جامع مسجد شاہ فیصل محلہ ٹوئیانوالہ میں انہوں نے بیان فرمایا اور قادیانیوں کے خلاف علماً دیوبند اور خصوصاً حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے واقعات سنا کر محفل کو گرمایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد ذوالنورین محلہ کڑی علیزئی میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ڈیرہ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور مسلمانوں کی بے حسی پر بیان فرمایا اور کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مرزائیت کے خلاف بھرپور جدوجہد جاری ہے اور ان کا تعاقب کیا جارہا ہے۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت کمشنری بازار میں جلسہ ہوا اور کثیر تعداد میں نوجوانوں' علماً کرام اور صحافیوں نے شرکت کی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے بڑی تفصیل سے ختم نبوت کا فلسفہ اور قادیانیوں کے عقائد بیان فرمائے اور مسلمانوں کو ترغیب دی کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں اور اس کیس میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں سے ناواقف مسلمانوں کو آگاہ کریں۔ ایک قرارداد میں مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے نام نہاد اجتماع کو جو جمعہ کے عنوان سے منعقد کیا جاتا ہے' بند کیا جائے ٹرانکل ٹیکنسٹائل طلر میں صفدر احمد قادیانی کی سرگرمیوں کو روکا جائے اور اسے ضلع بدر کیا جائے۔ بعد نماز فجر جامع مسجد چمن چوک میں آخری بڑا اجتماع ہوا اور وہاں بھی مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد سے آگاہ کیا گیا۔

سلیمان داؤد قادیانی کی درخواست ضمانت مسترد

ڈیرہ اسماعیل خان (رپورٹ: قاری محمد خالد گنگوہی) سلیمان داؤد قادیانی کی درخواست ضمانت پر فیصلہ سناتے ہوئے سینئر سول جج نے فریقین کے وکلاء کی بحث کے بعد درخواست ضمانت مسترد کردی۔ تفصیلات کے مطابق سلیمان ولد داؤد قادیانی جو کہ مبینہ طور پر باڈی بلڈنگ کلب بازار توپانوالہ میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے

قادیانیت کا پرچار کر رہا تھا اور وہاں اس نے اپنا لٹریچر بھی تقسیم کیا تھا' اس کے خلاف ایف آئی آر نمبر ۲۴۹ زیر دفعہ ۲۹۸۔سی کے تحت درج کی گئی اور ملزم کو گرفتار کر کے سینٹرل جیل ڈیرہ پہنچا دیا گیا۔ سینئر سول جج صابر خان کی عدالت میں قادیانیوں کے وکیل مطیع اللہ بلوچ نے درخواست ضمانت دائر کی تھی جس پر ختم نبوت کے وکلاء ثناء اللہ خان' شمیم گنڈہ پور ایڈووکیٹ' حاجی محمد خان ایڈووکیٹ اور محمد اشفاق ایڈووکیٹ نے بحث میں حصہ لیا اور کہا کہ مرزائی ۱۹۷۴ء کے آئین کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں' اس لئے اسلام کے لبادہ میں قادیانیت کی تبلیغ قانوناً جرم ہے' قادیانی یہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیں' دیگر اقلیتوں ہندو' سکھ اور عیسائی وغیرہ کی طرح رہیں اور اسلامی شعائر کا استعمال چھوڑ دیں۔ بحث کے بعد سینئر سول جج نے قادیانیوں کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔

اس موقع پر سینئر سول جج کی عدالت کے باہر جاں نثاران ختم نبوت کی بھاری تعداد بحث کے دوران موجود رہی۔ جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ کے رہنما مولانا غلام رسول' حافظ محمد خالد گنگوہی' محمد شعیب گنگوہی' حافظ عبدالقیوم' حافظ محمد طارق' حافظ ابراہیم' حافظ عبدالکریم اور محمد اشفاق کے علاوہ ختم نبوت یوتھ فورس کے محمد الیاس' سالار ختم نبوت محمد یونس قریشی' حافظ محمد اور تہذیب اور دیگر نوجوان شامل تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور ختم نبوت یوتھ فورس کے عہدیداران میں سینئر سول جج کے اس فیصلہ سے خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے اسے حق کی فتح قرار دیا۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک عیسائی کا قبول اسلام

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے کیتھولک عیسائی فرقہ کے مانس نامی ایک نوجوان نے ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر اسلام قبول کرلیا۔ ان کا اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ نومسلم نے ایک انٹرویو میں بتلایا کہ وہ افریقہ میں ڈھائی سال تک ایک مسلم فیملی کے ساتھ رہے' ان کے اخلاق و اطوار اور طریقہ عبادت نے انہیں بہت متاثر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ وہ قرآن پاک نہیں سمجھتے اور نہ ہی پڑھ سکتے ہیں لیکن قرآن مجید کی تلاوت نے ان کے دل و دماغ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سابقہ آسمانی کتابیں محرف ہونے کی وجہ سے اپنا کردار کھو چکی ہیں' جبکہ قرآن مجید من وعن محفوظ ہے۔ اس وجہ سے اس میں اب تک یہ صلاحیت موجود ہے کہ میرے جیسی پیاسی روحوں کو سیراب کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ افریقہ سے واپسی پر اگرچہ وہ مسجد جانے لگے تھے' اور نماز بھی پڑھنا شروع کر دی تھی' لیکن ان کی دلی خواہش تھی کہ وہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں جا کر اسلام قبول کریں۔ چنانچہ وہ اپنے ایک دوست کے ہمراہ پاکستان آئے اور ایبٹ آباد کی جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ کے خطیب مولانا سیف الرحمٰن کے ہاتھ پر ۱۲/مئی ۲۰۰۳ء کو اسلام قبول کیا۔ نومسلم عبدالرحمٰن کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے بھی ملاقات ہوئی اور کافی دیر وہ ان سے اسلام کے بنیادی عقائد کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ مولانا شجاع آبادی نے انہیں انتہائی پیار و محبت کے ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ بعدازاں کانفرنس کے موقع پر ان کی دستار بندی کی گئی۔ نمائندہ ختم نبوت کے ایک سوال کے جواب میں نومسلم عبدالرحمٰن نے کہا کہ میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں جبکہ والدہ زندہ ہیں۔ میرے اسلام قبول کرنے پر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا کیونکہ یورپ کے مادر پدر آزاد معاشرہ میں کسی نوجوان کا دینی اقدار کا پابند ہونا اور وہ بھی دین اسلام کا بالخصوص یورپ کے مسموم و متعفن ماحول میں دین اسلام کا قبول اخلاقیات و اعمال میں شرافت کا اظہار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی والدہ محترمہ بھی انشاء اللہ عنقریب اسلام قبول کرلیں گی۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتلایا کہ وہ انجینئرنگ میں سیکنڈ ایئر کے طالب علم ہیں' وہ اپنی تعلیم کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم بھی حاصل کریں گے اور قرآن پاک پڑھنا بھی سیکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہے ہیں اور انہیں بہت ہی خوشی ہو رہی ہے کہ وہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اپنے آپ کو شامل کر چکے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایبٹ آباد کے مسلم معاشرہ نے انہیں اتنا اعزاز و اکرام دیا کہ جس کا وہ تصور نہیں کر سکتے تھے۔ نمائندہ ختم نبوت کے استفسار پر کہ وہ غیر مسلموں کے لئے کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ غیر مسلموں کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ کفر کے اندھیروں سے اسلام کی روشنی کی طرف آنے کی کوشش کریں۔ کانفرنس کے آخر میں ان کی اسلام پر استقامت کے لئے دعا کی گئی۔

ضلع بدین کے دفتر کی میرپور خاص منتقلی

میرپور خاص (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جماعتی حکم کے تحت ضلع میرپور خاص اور ضلع بدین کا دفتر گولارچی سے میرپور خاص منتقل کرایا ہے۔ اب مولانا محمد علی صدیقی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مدینہ مسجد شاہی بازار میرپور خاص میں بیٹھا کریں گے۔ رابطہ فون نمبر 0231-74603

حضرت مولانا فیض اللہؒ کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاء پُر نہیں ہوسکے گا: مولانا محمد علی صدیقی

گولارچی (نمائندہ خصوصی) حضرت مولانا فیض اللہؒ اس دور کے عظیم مجاہد عالم دین تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کے لئے وقف کردی تھی ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاء پُر نہیں ہوسکے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جامع مسجد مدینہ میں ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت مولانا فیض اللہ کے لئے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

سانحہ ارتحال

گولارچی (پ ر) گولارچی شہر کے معروف سیاسی و سماجی کارکن جناب راجہ جاوید بری کی ایک حادثہ میں انتقال کرگئے۔ ۱۳/ جون جمعۃ المبارک کو بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی' جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی' مولانا محمد احسن حیدری' ملک فضل خان اور دیگر نے شرکت کی۔

حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی کا تحصیل چیچہ وطنی کا تبلیغی دورہ

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے تحصیل چیچہ وطنی کا تبلیغی دورہ کیا' جس کے دوران جامع مسجد فاروقیہ' جامع مسجد مدرسہ کریمیہ' جامع مسجد محمود والی' جامع مسجد انوریہ' جامع مسجد بلال' مسجد چک ایل ٹو' جامع مسجد چک ۳۹' جامع مسجد چک ایل/۱۱-۹' مسجد عثمانیہ اقبال نگر سمیت دیگر مساجد و مدارس میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت تمام اہل اسلام کا بنیادی اور متفقہ عقیدہ ہے۔ قادیانیت کو اسلام کہہ کر متعارف کرانے والے مرتد اور زندیق ہیں۔ حکمران ٹولہ قادیانیوں کی غیر اسلامی اور غیر آئینی سرگرمیوں کو کنٹرول نہ کرکے فتنہ قادیانیت کے مردہ گھوڑے میں نئی روح ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی اور ملکی سطح پر ہونے والی دہشت گردی کے پس پردہ قادیانی خفیہ ہاتھ موجود ہے۔ عالمی سطح پر امت مسلمہ پر یہودی تسلط کو مستحکم کرنے کے لئے قادیانی پس پردہ آگ کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ ان حالات میں علماء کرام اور مذہبی تنظیموں کے کارکنوں کو اتحاد و اتفاق کا راستہ اپنانا چاہئے۔

چیچہ وطنی دفتر میں تعزیتی اجلاس

چیچہ وطنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبداللطیف مسعودؒ کی وفات پر دفتر ختم نبوت چیچہ وطنی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں ان حضرات کے لئے ایصال ثواب اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اجلاس میں حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا کفایت اللہ' حاجی محمد ایوب' زاہد اقبال' محمد جاوید اقبال' حافظ محمد اصغر عثمانی' حبیب اللہ چیمہ اور حافظ محمد یٰسین ناظر سمیت کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

حکومت میں گھسے ہوئے قادیانی مشیر حکومت کو مس گائیڈ کررہے ہیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت میں گھسے ہوئے قادیانی مشیر حکومت کو مس گائیڈ کرنے کا گھناؤنا کردار ادا کررہے ہیں' مجلس عمل کے قائدین اس کا ادراک کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں ان کی برطرفی کے لئے آواز بلند کریں۔ وہ جامع مسجد بلاک نمبر ا میں درس قرآن کی تقریب سے خطاب کررہے تھے انہوں نے کہا کہ حکومت میں موجود سکہ بند اور جنونی قادیانی عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی ناپاک جسارت کررہے ہیں۔ ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص کو ختم کرنے کے لئے پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا پر علمائے کرام اور دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ ہورہا ہے۔ ثقافت اور کلچر کے نام پر فحاشی و عریانی کا جال بچھایا جارہا ہے۔ ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامیان پاکستان اتحاد و یکجہتی کے ذریعے اسلام و ملک دشمن لابیوں کو ان کے عزائم و مقاصد میں کامیاب نہ ہونے دیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی' صیہونی اور استعماری ایجنٹ

ہیں۔ قادیانی جماعت کا کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ قادیانی گروہ ملک میں رہتے ہوئے بھی اپنی متعینہ دستوری حیثیت کو تسلیم کرنے کی بجائے باغیانہ و شاطرانہ راستے پر گامزن ہے۔ ہم ان کی اسلام و ملک دشمن پالیسیوں کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے باغی اور ارتدادی گھوڑے کو لگام دی جائے ورنہ پیش آمدہ تمام تر صورتحال کی ذمہ داری سرکاری انتظامیہ اور شرپسند قادیانیوں پر عائد ہوگی۔ اس موقع پر مولانا عبدالرحیم کاشف اور حاجی محمد ایوب بھی موجود تھے۔

پشاور: عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے سلسلہ میں اجتماعات

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے ایک تبلیغی وفد نے جس کی قیادت مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن، ناظم مجلس سرحد مولانا نورالحق نور کر رہے تھے اور دیگر اراکین میں حاجی نظام اللہ، حاجی وارث اور چچا عنایت گل شامل تھے ماہ ربیع الاول میں پشاور کی انیس اور نوشہرہ کی پانچ جامع مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے سلسلہ میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور پوری امت محمدیہ علیہ التحیہ کا اس پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اسلامی حکومت میں مرتدین کے لئے ایک ہی سزا ہے کہ حکومت قانون اسلامی کی سزا کے مطابق مرتد کو تختہ دار پر چڑھائے، پاکستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے ہیں اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے تحت قادیانیت کا پرچار قابل سزا جرم ہے۔ قانون اور محافظین قانون کی موجودگی میں ہر جگہ قادیانی نہایت ڈھٹائی کے ساتھ مختلف طریقوں سے کفر و ارتداد کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیت سے بچانے اور مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کی خاطر دنیا بھر میں اپنی تبلیغی جدوجہد میں سرگرم عمل ہے، کیونکہ قادیانیت پوری ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور ہے۔ قادیانیت، یہود اور نصاریٰ کے ایجنٹ اور برطانوی سامراج کا خودکاشتہ پودا ہے، جو فرنگی دور حکومت میں فرنگی حکومت نے مسلمانوں کے دلوں سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور جذبہ جہاد کو مٹانے کے لئے کاشت کیا اور سازش کے ذریعہ مرزا قادیانی کو مذہبی روپ دے کر کفر و ارتداد پھیلانے کی خاطر تیار کیا، جس کا مقابلہ فرنگی دور میں بھی پوری ملت اسلامیہ نے کیا اور اس طرح عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلمان میدان میں نکلے، علماً کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت مرتدہ کو ہر میدان میں شکست فاش سے دوچار کیا، مسلمانوں کی جدوجہد اور علماً کرام کی سرپرستی کی برکات کے نتیجہ میں عظیم الشان قربانیوں کے بعد ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں پر قومی اسمبلی میں وہ ضرب کاری لگائی گئی کہ یہ مرتدین کا ٹولہ اپنا مرکز چھوڑ کر پاکستان سے بھاگ کر اپنے آقا انگریز کی پناہ میں لندن جا پہنچا۔ الحمدللہ! آج مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی نمائندہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ میں بھی ان مرتدین کے کفر کے مقابلہ میں منظم طریقہ سے تبلیغی جدوجہد میں سرگرم عمل ہے۔ مجلس کی طرف سے پاکستان کی مختلف عدالتوں میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے ذریعہ ان کے خلاف مقدمات درج ہیں، پشاور میں دو قادیانیوں کے متعلق قادیانیت کے پرچار پر عدالت میں مقدمات زیر سماعت ہیں۔ ان اجتماعات میں خطاب کے دوران قادیانی عقائد و کفریہ نظریات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کی غرض سے مرکزی مجلس شوریٰ اور مقامی مجلس کا مطبوعہ لٹریچر کافی تعداد میں مفت تقسیم کیا گیا، ان اجتماعات میں ہر مقام پر مسلمانوں اور علماً کرام نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مجلس کے قائدین کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے سلسلہ میں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا، مجلس پشاور کے یہ پروگرام ماہ ربیع الثانی میں بھی الحمدللہ جاری رہے، مختلف لٹریچر کی تقسیم کے ساتھ مجلس پشاور نے ایک نئی ویب سائٹ بھی بنائی ہے، جس پر انٹرنیٹ کے ذریعہ رسائل ماہنامہ ”لولاک“ ملتان اور ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی کے علاوہ رد قادیانیت کے متعلق لٹریچر بھی دیکھا جاسکتا ہے، الحمدللہ! مرکزی مجلس کی قیادت اور خصوصاً حضرت اقدس امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان الحاج مولانا سیدنا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی سرپرستی اور آپ کی دعاؤں کی برکات سے مجلس کا یہ قافلہ اپنی جدوجہد جاری رکھ کر بروز محشر آقائے مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سرخرو ہوگا، انشاء اللہ۔ ماہ ربیع الاول میں مجلس پشاور نے ایک پمفلٹ ”سچ کیا ہے؟“ اور ماہ ربیع الثانی میں ”دجال قادیان کی قلابازیاں“ شائع کیا ہے جو مجلس کے نام جامع مسجد قاسم علی خان، قصہ خوانی، پشاور کے پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مجلس پشاور کی نئی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے: www.khatm-e-nubuwwat.com

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخریںؐ، سیرتِ الصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟

کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟

اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کا مطالعہ کیجئے

تعاون کا ہاتھ بڑھایئے

- خریدار بنیئے — بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

انشاء اللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے